لاہور
نعت
گلستانِ نعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 22 واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطال باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ **نعت** لاہور

جلد 22 — جون 2009 — شمارہ 6

**کہکشانِ نعت**

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: ڈاکٹر شہناز کوثر - اظہر محمود (0321-9409900)

منیجر: راجا اختر محمود (0321-9409200)

پبلشر: راجا رشید محمود، صدر ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر جیم پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ / ڈیزائننگ: مدنی گرافکس، فون: 7230001، 0321-9409200، 0321-9409900

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس 38 اردو بازار لاہور

قیمت: 15 روپے (عام شمارہ)، 60 روپے (خصوصی شمارہ)، 200 روپے (سالانہ)، بیرون ملک کے لیے 100 ڈالر

فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10 نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)

پوسٹ کوڈ: 54500

# مشعلِ نعت

## شاعرِ نعت راجا رشید محمود کا ۴۷ واں مجموعۂ نعت

مجموعۂ نعت کا نمبر ۴۷ واں

بہ الفاظ بحساب ابجد

''زیبائی طابہ'' ''طیب طیبہ''

صفحات: ۹۶

بہ الفاظ بحساب ابجد

''جلوہ زارِ طیبہ''

صفحات: ۱۰۰ بشمول ٹائٹل

بہ الفاظ بحساب ابجد

''جمالِ طیبہ''

سالِ اشاعت: ۲۰۰۹ء

بہ الفاظ بحساب ابجد

''فروغِ مصابحِ نعتِ نبی''

سالِ اشاعت: ۱۴۳۰ھ

بہ الفاظ بحساب ابجد

''مناظرِ اوجِ مصطفیٰ''

# کہکشانِ نعت

(شاعرِ نعت کا ۲۸واں اُردو مجموعۂ نعت)

راجا رشید محمود
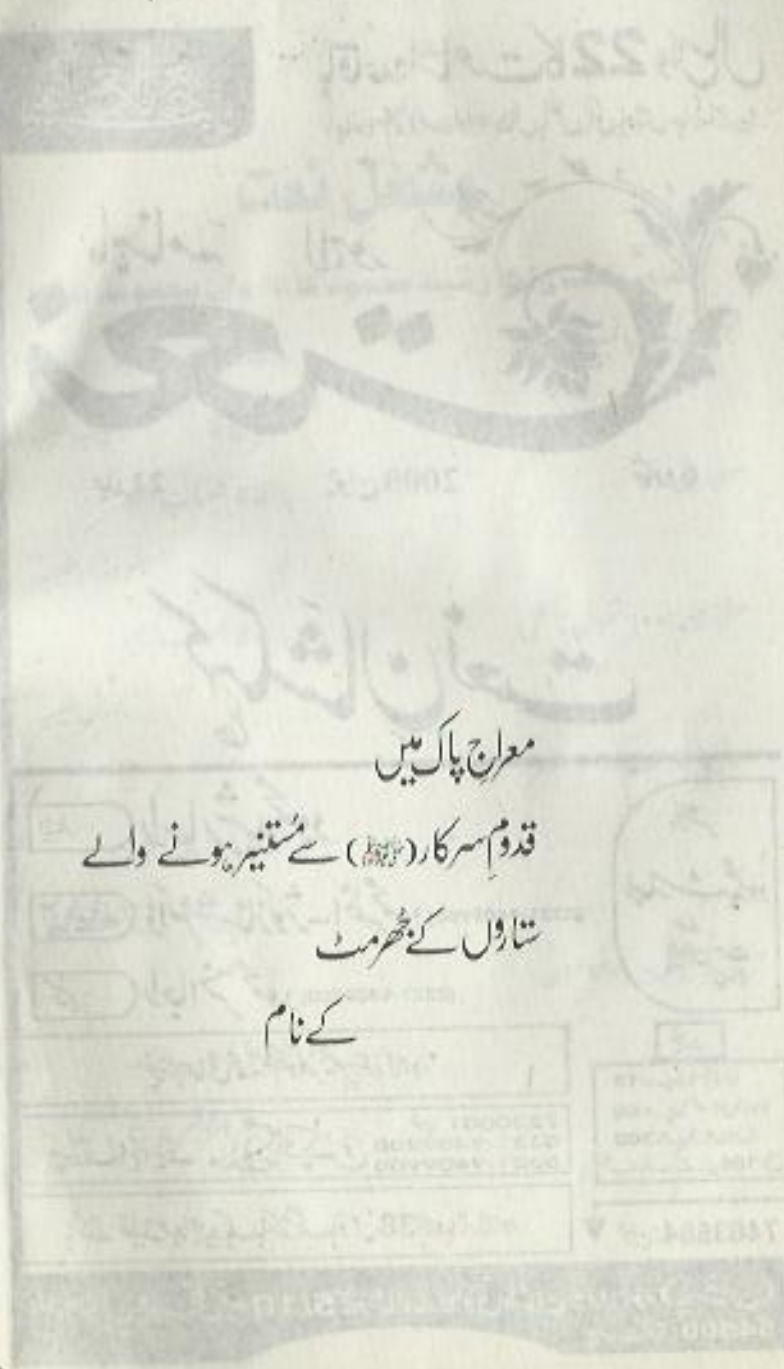
معراج پاک میں

قدومِ سرکار (ﷺ) سے مستنیر ہونے والے

ستاروں کے جھرمٹ

کے نام

# نجوم

☆☆☆☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دشمنوں تک سے بھی آقا (ﷺ) کی رہیں ہمدردیاں
یوں پیمبر (ﷺ) کی تھیں حکمت آفریں ہمدردیاں

رشتۂ اخلاص میں ہم کو پرویا آپ (ﷺ) نے
ہم کو سکھلاتا ہے اک دوجے سے دیں ہمدردیاں

ایک عابدؑ دوسرا معبودؑ اور اسرا کی رات
دونوں کی آپس میں تھیں خلوت گزیں ہمدردیاں

جس طرف آقاؐ کے کہنے پر صحابہؓ چل پڑے
رب کی پائی ہیں پے فتحِ مبیں ہمدردیاں

ہو تعلق جن کا کمتر الفتِ سرکار (ﷺ) سے
ایسے بدبختوں سے اپنی تو نہیں ہمدردیاں

ہم وفورِ شفقتِ سرور (ﷺ) کے سائے میں رہے
بیکسوں آفت رسیدوں سے جو کیں ہمدردیاں

ہم کریں کوشش تو اُس سے استفادہ کر سکیں
پا چکے اصحابؓ سے جو تابعینؒ ہمدردیاں

آپ نے خیر الامم محمود ہم کو کر دیا
ہم سے رکھتے ہیں جو شاہِ مرسلیں (ﷺ) ہمدردیاں

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا (ﷺ) نے جو خدا سے کیا اکتساب نور
ہے سیرتِ حضور (ﷺ) میں لبِ لُبابِ نور

دیباچہ اس کا پاؤ گے سرور (ﷺ) کے نور کو
رکھو گے سامنے اگر ''کُن'' کی کتاب نور

جس سے ہر اک مقامِ جہاں مُستنیر ہے
آقا حضور (ﷺ) ایسے ہُوئے آفتاب نور

دنیا میں تابناکیاں فیضِ نبی (ﷺ) سے ہیں
برسا ہے ہر جہان پر اُن کا سحابِ نور

معراج سے بھی اُن کی ہے نورانیت عیاں
خاکی تو کوئی لا نہیں سکتا تھا تابِ نور

جس رات آقا (ﷺ) رب سے ملن کے لیے گئے
اُس رات ایک نور رہا ہم رکابِ نور

پہلے حضورِ پاک حبیبِ غفور (ﷺ) سے
اُٹھی نہ تھی کسی کے لیے بھی نقابِ نور

محمودؔ اس سے کرتے رہیں گے ہم اکتساب
ذکرِ نبی (ﷺ) ہمارے لیے ہے نصابِ نور

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھ کو آتی ہے مدینے سے قضا کی خُوشبو
اسی خوشبو میں نہاں پائی بقا کی خُوشبو

اس سے آتی ہے حقیقت کی، محبت کی لپٹ
سُونگھ کر دیکھ تو ''لَوْلَاکَ لَمَا'' کی خوشبو

خوش اگر تم سے پیمبر (ﷺ) ہیں تو رب بھی خوش ہے
ان کی خوشنودی میں ہے رب کی رضا کی خوشبو

وہ زمانے کو تعطّر کی عطا بانٹے گا
پائے جو شہرِ شہِ ہر دوسرا (ﷺ) کی خوشبو

پاؤ گے نخلِ عنایت کے گھنے سایے کو
دل سے پھُوٹے تو کبھی ان (ﷺ) سے وفا کی خوشبو

اہلِ اخلاص کو آتی ہی رہے گی تاحشر
قبرِ علّامہ بصیریؒ سے ردا کی خوشبو

دیکھ کر اس کو جہاں کا میں شہنشاہ ہُوا
آئی طیبہ کے کبوتر سے ہُما کی خوشبو

عطر افروز نہیں اس سے زیادہ کوئی
ہے دلآویز بہت اُن ﷺ کی ثنا کی خوشبو

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھتی جو نہیں کور نگاہی مری آنکھیں
ہیں دید مدینہ کی گواہی مری آنکھیں

ہر بار یہی ایک دعا مانگی ہے تجھ سے
ہوں بند مدینے میں الٰہی مری آنکھیں

اٹھتی ہی نہیں عتبۂ سرکار (ﷺ) کے آگے
رکھتی ہوئی اسرار نگاہی مری آنکھیں

یہ دیکھتی رہتی ہیں مرے دل کے کہے پر
سرکار (ﷺ) کی کونین پناہی مری آنکھیں

کرنے ہی نہیں دیتی ہیں یہ حکم عدولی
ہیں نفس پہ میرے تو سپاہی مری آنکھیں

یہ بند بھی سرکار (ﷺ) کے قدمین میں ہوں گی
ہیں سرورِ عالم (ﷺ) کی عطا ہی مری آنکھیں

سرکار (ﷺ) کے گنبد کو محبت سے جو دیکھا
جبریلِ امیں نے بھی سراہی مری آنکھیں

محمودؔ جو میں راہِ مدینہ میں چلا ہوں
راہی مرے پاؤں ہیں تو راہی مری آنکھیں



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دیکھنے کو روضۂ شاہِ عرب (ﷺ) گیا
اس کی تو زندگی سے ہر رنج و تعب گیا

پاؤں زمیں پر نہ تھے، پہلو میں دل نہ تھا
میں پہلی بار شہرِ پیمبر (ﷺ) میں جب گیا

امداد کو جو میں نے پکارا حضور (ﷺ) کو
آزار جو دیا تھا زمانے نے، سب گیا

سرکار (ﷺ) آئے، دنیا سے عصبیتیں گئیں
اذہان پر جو کندہ تھا فخرِ نسب، گیا

عصیاں کے داغ دھونا کیا پیشِ نظر نہ تھا
کیا میں نبی (ﷺ) کے شہر تک بھی بے سبب گیا؟

کوئی بھی بارگاہِ رسولِ کریم (ﷺ) میں
دیکھا نہیں ہے میں نے کہ شکوہ بہ لب گیا

شہرِ حضور (ﷺ) کی طرف بس اب تو چل پڑو
شعبان آ گیا ہے عزیزو، رجب گیا

محمودؔ پر نہ طیبہ میں لطف و کرم تھا کم
اتنا تو تھا کہ بندہ وہاں با ادب گیا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُسنِ یقیں کے سامنے وہم و گماں کہاں
طیبہ کو چل پڑو گے تو پھر دُوریاں کہاں

جس نے بہارِ قُبّۂ خضرا کی دیکھ لی
پھر اُس کی زندگی میں عزیزو، خزاں کہاں

احرامِ ذکرِ سرورِ عالم (ﷺ) پہن لیا
جانے گئی ہیں معصیت کی دھجیاں کہاں

تفریق کیا ہے مدحِ خدا و رسول (ﷺ) میں
اس جستجو میں جانے گیا ہوں کہاں کہاں

جس کو بقیعِ غرقدِ طیبہ نہیں نصیب
قسمت میں اس کی، زندگیِ جاوداں کہاں

حسنِ عقیدت اس میں ضروری ہے، دوستو!
آئے گا کام نعت میں حُسنِ بیاں کہاں

مدحِ حضور (ﷺ) سُنّتِ ربِّ کریم ہے
اس میں تو وفرِ سُود ہے، اس میں زیاں کہاں

محمودؔ ہو رہی ہے بیاں جو نعُوت میں
پہنچے گی اُنس و عشق کی یہ داستاں کہاں

۞۞۞۞۞



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نہ ساتھ لیتے خوشی کو تو اور کیا کرتے
نہ جاتے شہرِ نبی (ﷺ) کو تو اور کیا کرتے

مزیّن اس کو جو "صَلِّ عَلَی النَّبِیْ (ﷺ)" سے کیا
ہم اپنی انجمنی کو تو اور کیا کرتے

بھلاتے اس کو نہ ذکرِ رسولِ اعظم (ﷺ) سے
ہم اپنے دل کی کلی کو تو اور کیا کرتے

نبی (ﷺ) و رب نے دی توفیق نعت کہنے کی
دعائے نیم شبی کو تو اور کیا کرتے

فرشتے لے کے چلے آخرش مجھے جنّت
عقیدتوں کے دھنی کو تو اور کیا کرتے

عمل میں خامی تھی، وردِ درودِ پاک رکیا
نہ پُورا کرتے کمی کو تو اور کیا کرتے

بشر نہ اپنا سا کہتے وہ سرورِ کُل (ﷺ) کو
دماغ و دل کی کجی کو تو اور کیا کرتے

رشیدؔ آیا بُلاوا جو ہم کو طیبہ سے
بُھلاتے ہم نہ غمی کو تو اور کیا کرتے

۞۞۞۞۞

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب کہ نہ پائے گا لبِ اظہار دل کی بات
آنکھوں سے کرنا تم پئے دیدار دل کی بات

سمجھو کہ بارگاہ خدا میں رسا ہوئی
کر کے حضورِ سیّدِ ابرار (ﷺ) دل کی بات

جاتے ہی شہرِ سرورِ ہر کائنات (ﷺ) میں
کرتے ہیں سارے عاصی و دیندار دل کی بات

ارقامِ نعت کی ہے یہ اعلیٰ ترین شکل
قرطاس پر رقم کرے فنکار دل کی بات

سر کو جھکا کے، چُپ کی زبانِ خموش میں
کرنا پہنچ کے تم سرِ دربار دل کی بات

پیشِ مواجہہ نہیں حاجت کلام کی
اشکوں کی شکل میں ہو بتکرار دل کی بات

حق جانیے تو کہیے حقیقت ہے حضور (ﷺ)
سچ پوچھیے تو سچ کا ہے معیار دل کی بات

محمودؔ بات ہو تو ہو دل کی زبان میں
سنتے ہیں آپ سیّد و سرکار (ﷺ) دل کی بات

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بات جب پامردیٔ محبوبِ رب (ﷺ) تک آ گئی
تھی ہزیمت کُفر کی، طاغوت کو زک آ گئی

یہ تو فضلِ رب سے اپنی زندگی کے ساتھ ہے
یاد کیا سرکارِ طیبہ (ﷺ) کی اچانک آ گئی

ایک بھی جس دن نہ شعرِ نعت راس سے ہو سکا
تو ندامت کی رُخِ احقر پہ کالک آ گئی

یہ سمجھ لے، خالقِ عالم سے منظوری ملی
عرض جب تیری درِ محبوبِ حق (ﷺ) تک آ گئی

پہلے میں جاؤں مدینے اب کے، پھر مکے چلوں
یہ تمنا قلب میں میرے یکایک آ گئی

پڑھتے پڑھتے سیرت و نعتِ رسولِ محترم (ﷺ)
میں چھٹی میں تھا کہ میرے رُخ پہ عینک آ گئی

دیکھیے سرکار (ﷺ)! ملّت تفرقے کی زد میں ہے
حق کو کیا سمجھے کوئی، جب حدِ مسلک آ گئی

چُومے انگوٹھے نبی (ﷺ) کے نام کو سن کر جو نہی
سینۂ محمودؔ پُر عصیاں میں ٹھنڈک آ گئی

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھی درِ سرکار (ﷺ) پہ بادِ صبا جارُوب کش
میں بھی پلکوں کے ذریعے سے رہا جارُوب کش

صاحبِ ہر ارتقائے ارتقا جاروب کش
خاکِ شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) کا آشنا جاروب کش

جس کی گردِ پا سے رُوئے ماہ روشن ہو گیا
بن گیا وہ مسجدِ سرکار (ﷺ) کا جاروب کش

علم برآمد ہُوا ہے ذاتِ شہرِ علم (ﷺ) سے
خاکِ طیبہ کے ہیں سب فہم و ذکا جاروب کش

مصطفیٰ (ﷺ) کے عتبۂ عالی سے رُتبہ پا گیا
حَبّذا خادم وہاں کا، مرحبا جاروب کش

کج کُلاہوں کی نظر میں صاحبِ عظمت ہُوا
کوچۂ محبوبِ رب (ﷺ) کا بے ریا جاروب کش

جالیوں کو صاف کرتے، دیکھتے "قدمین" کو
زندگی میں پا گیا راہِ بقا جاروب کش

رب کرے، طیبہ کو جاؤں تو ز راہِ التفات
جانبِ محمودؔ کر لے اِعتنا جارُوب کش

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا (ﷺ) کی عظمتوں کا اگر اعتراف ہو
تیرے لبوں پہ کس طرح لاف و گزاف ہو

توبہ کے واسطے درِ سرکار (ﷺ) پہ تو آ
جو جرم تھا، خطا تھی، وہ فوراً معاف ہو

رحمت سے نا اُمید نہیں بندۂ نبی (ﷺ)
قرآن سے تو کیوں کسی کو اختلاف ہو

چاہیں جو آپ، آقا و مولا (ﷺ) کرم کریں
مت حق کے راستے سے ذرا اِنحراف ہو

بندہ کوئی جو کم کرے ذکرِ رسولِ پاک (ﷺ)
ایمان کی فصیل میں اُس کی، شگاف ہو

سرور (ﷺ) سے کرتا رہتا ہوں یہ بھی اک التجا
مسجد میں اُن کی، میرا کبھی اعتکاف ہو

ہم کو ملی ہدایتِ آقائے کائنات (ﷺ)
مُسلم کی کوئی بات نہ حق کے خلاف ہو

محمودؔ ہو سکے تو نظر کے قدوم سے
مقصورۂ رسولِ خدا (ﷺ) کا طواف ہو

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ذکرِ نورِ آقا (ﷺ) ہے چار دانگِ عالم میں
کیا حسیں تماشا ہے چار دانگِ عالم میں

جس دیار میں نورِ مصطفیٰ (ﷺ) کے جلوے میں
وہ دیار اُجلا ہے چار دانگِ عالم میں

مصطفیٰ (ﷺ) نے الفت کا، خُلق کا، مروّت کا
اک دیا جلایا ہے چار دانگِ عالم میں

مہر و مہ کی صورت میں، شکل میں اُجالوں کی
نورِ آقا (ﷺ) پھیلا ہے چار دانگِ عالم میں

جو نبی (ﷺ) کا ذاکر ہے، مصطفیٰ (ﷺ) کا شاعر ہے
اس کا بھی تو چرچا ہے چار دانگِ عالم میں

جس نے سرورِ کل (ﷺ) کے نام کی نہ عزّت کی
وہ ذلیل و رُسوا ہے چار دانگِ عالم میں

جس میں رہنے والے بھی، شفقتوں کے پیکر ہیں
شہر ایسا طیبہ ہے چار دانگِ عالم میں

خالق اور خلقت سب ان کی نعت کہتے ہیں
کب رشیدؔ تنہا ہے چار دانگِ عالم میں

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تھی دیدِ طیبہ کے اسباب میں تائیدِ ربانی
مجھے حاصل رہی اس باب میں تائیدِ ربانی

نوازش سن تھا جب دیدِ مدینہ کے لیے مجھ کو
عنایت ہو گئی تھی خواب میں تائیدِ ربانی

حضورِ پاک (ﷺ) کی توقیر کی مد میں ملی ہم کو
رسولُ اللہ (ﷺ) کے آداب میں تائیدِ ربانی

خدا نے دے رکھا تھا اختیار آقا و مولا (ﷺ) کو
اشارہ تھا دلِ مہتاب میں تائیدِ ربانی

پیمبرؐ کی جو تُم چھیڑو گے باتیں تم تو دیکھو گے
مری آنکھوں کے اک سیلاب میں تائیدِ ربانی

نظر آتی ہے قرآنِ مُقدّس کی تلاوت سے
مرے سرکار (ﷺ) کے القاب میں تائیدِ ربانی

مناقب یوں لکھے میں نے کہ وہ سرورؐ کے ساتھی تھے
ملی ہے مدحتِ اصحابؓ میں تائیدِ ربانی

میں جب محمودؔ حیرت سے سُوئے مقصُورہ تکتا ہوں
رہی ہے ایسے استعجاب میں تائیدِ ربانی

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں تو دنیا میں بہت ملتی ہیں اَقسامِ وفا
زندہ کردارِ صحابہؓ سے ہُوا نامِ وفا

خاکِ طیبہ نے دیا جس دن سے پیغامِ وفا
روح نے میری پہن رکھا ہے اِحرامِ وفا

حشر کے ہنگام میں پائیں گے انجامِ وفا
جب نبی (ﷺ) اہلِ وِلا کو دیں گے انعامِ وفا

اس کرم کو دیکھ کر جو تیرا دل بھیگا رہا
ہو سکے گا مسکنِ سرور (ﷺ) میں اِتمامِ وفا

روک لو قدموں کو غیرِ مصطفیٰ (ﷺ) کی سمت سے
سر کے بل چلتے رہو تم زیرِ اُحکامِ وفا

معنیٰ و مفہوم صرف اِس لفظ کا سمجھے تھے وہ
خادمانِ مصطفیٰ (ﷺ) تھے صرف خُدّامِ وفا

جن میں مجھ سے مدحتِ محبوبِ رب (ﷺ) ہوتی رہی
صرف اُن ایّام کو گِنتا ہوں ایامِ وفا

اُس پہ ہیں محمودؔ الطافِ نبی (ﷺ)، جس شخص نے
پی لیا میخانۂ اخلاص سے جامِ وفا

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

زندگی میں مجھ کو تو اِک بات یہ آئی پسند
ہو گیا ہُوں یاد میں آقا (ﷺ) کی تنہائی پسند

اُلفتِ محبوب (ﷺ) کی اک شکل یہ ہے سامنے
ربِّ واحد کو رہی سرور (ﷺ) کی یکتائی پسند

کھولتا تک ہی نہیں اپنے لبِ خاموش کو
ان کے در پر ہے مجھے آنکھوں کی گویائی پسند

یوں بھی عجز و صدق سے رکھتا ہوں ربطِ مستقل
عاجزی مقبول ہے آقا (ﷺ) کو سچائی پسند

یہ بھی تو اُن کی توجّہ کا اثر ہے ہو گئی
خادمیّت مجھ کو اپنی اُن کی آقائی پسند

تنگنائی کب ہے مضمونِ غزل کی سامنے
مدحت و نعتِ پیمبر (ﷺ) کی ہے پہنائی پسند

جب بھی کی پرواز اِس نے کی مدینے کی طرف
کب تخیل کو رہی ہے چرخ پیمائی پسند

نعت اور سچّائی اور محمودؔ عجز و اِنکسار
اتنی تو مجھ کو بھی ہیں عاداتِ آبائی پسند

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر گیلی ہے، بھیگا دل ہے سامانِ تمنا میں
لپیٹی ہے نبی (ﷺ) کی نعت جزدانِ تمنا میں

جُونہی غنچے مدحِ مصطفیٰ (ﷺ) کے پیش کرتا ہوں
نرالے پھول کھلتے ہیں گلستانِ تمنا میں

مری تو خواہشیں بھی زیرِ احکامِ پیمبر (ﷺ) ہیں
کہ میں ہوں طفلِ مکتب اک دبستانِ تمنا میں

بھروسا سرورِ کون و مکاں (ﷺ) پر گر نہ رکھو گے
یہ چاروں شانے چت ہونا ہے میدانِ تمنا میں

رسولِ پاک (ﷺ) کے فرمان کے باعث ہوئی مجھ کو
ستونِ عائشہؓ کی دید ایوانِ تمنا میں

اگر خواہش کوئی طیبہ کو جانے کی نہیں کرتا
اسے گردانا تم لوگ کفرانِ تمنا میں

یقیں بھی مجھ کو ہے لطفِ حبیبِ ربِ اکبر (ﷺ) پر
ہے تدفینِ مدینہ میرے عنوانِ تمنا میں

کہ محمودؔ خوشبوئیں ملی ہیں ذکرِ آقا (ﷺ) سے
تعطّر کا اثر پایا خیابانِ تمنا میں

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ اسمِ مصطفیٰ (ﷺ) کرتا رہوں آٹھوں پہر
اس وظیفے میں لیے جاؤں سکوں آٹھوں پہر

جو مسلماں ہے، رسول اللہ (ﷺ) کا ہے اُمتی
آگے رکھے کس لیے دنیائے دُوں آٹھوں پہر

رب اگر چاہے، کرے کچھ یاوری قسمت مری
سایۂ الطافِ سرور (ﷺ) میں رہوں آٹھوں پہر

جاتے رہنا چاہتا ہوں مسکنِ سرکار (ﷺ) کو
دیکھتا ہوں یہ لگن ہوتی فزوں آٹھوں پہر

واقعاتِ سیرتِ سرکارِ والا (ﷺ) کو پڑھو
سرنگوں بیٹھے رہا کرتے ہو کیوں آٹھوں پہر

سازشیں سرکار (ﷺ) کی اُمت کے کرتا ہے خلاف
ایک شیطانِ لعیں خوار و زبوں آٹھوں پہر

مفتخر بھی ہوں میں اس اعزاز پر، شاکر بھی ہوں
مصطفیٰ (ﷺ) کی مدح میں مشغول ہوں آٹھوں پہر

ہے اگر محمودؔ تو اتنی ہے رب سے التجا
نعتِ آقا (ﷺ) میں کہوں، لکھوں، سنوں آٹھوں پہر

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دنیا میں پاتے رہے جو اُن کی طاعت سے ثمر
حشر میں پائیں گے نخلِ لُطفِ حضرت (ﷺ) سے ثمر

دیکھ کر حیرت زدہ ہو جائیں گے اہلِ بہشت
جو ملیں گے آپ کو تقلیدِ سُنّت سے ثمر

آیتیں قرآن کی مدحِ نبی (ﷺ) میں کیا نہیں؟
کیا سکینت کا نہ لیں ہم آیت آیت سے ثمر

سرورِ کون و مکاں (ﷺ) کے مقتدر اصحابؓ نے
پا لیا تھا عظمت و رفعت کا صُحبت سے ثمر

خدمتِ نعتِ نبی (ﷺ) تقدیر میں لکھی گئی
یہ عقیدت کا ملا ہے ہم کو قسمت سے ثمر

اس کو ''اَوْ اَدْنٰی'' کے حرفوں سے سمجھنا دوستو!
جو ملا سرکار (ﷺ) کو خالق کی خلوت سے ثمر

جاودانی زندگی اور قُربتِ سرور (ﷺ) ملی
عامرِ چیمہؒ نے پایا حفظِ حُرمت سے ثمر

آبیاری اس کی جو محمودؔ نے اشکوں سے کی
حشر کے دن پائے گا یہ نخل مدحت سے ثمر

❁❁❁❁❁
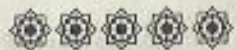


## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) کا کوئی نہ ہمسر، نہ کوئی ثانی ہے
یہی تو خالقِ ہر شے کی قدر دانی ہے

ہر اک جہان پہ بھی اُن کی حکمرانی ہے
دلِ رشید بھی آقا (ﷺ) کی راجدھانی ہے

کلامِ خالقِ اکبر کو کھول کر دیکھو
ہر ایک بات پیمبر (ﷺ) کی رب نے مانی ہے

ہے میرے ہونٹوں پہ تذکارِ نورِ حضرت (ﷺ) کا
کہ میری روح میں آقا (ﷺ) کی ضَوفشانی ہے

درِ حضور (ﷺ) پہ حاضر ہُوں اور خموش ہُوں میں
یہاں پہ عرضِ کُناں میری بے زبانی ہے

نہیں ہے علم کہ کیا ہیں محاسنِ شعری
نبی (ﷺ) کی نعت مرے دل کی ترجمانی ہے

سحابِ لُطفِ پیمبر (ﷺ) اُمڈ کے وہ آیا
کہ بحرِ چشم میں اُنسِ نبی (ﷺ) کا پانی ہے

کہے گا کیا کوئی محمودؔ ذکرِ اسرا میں
کہ حاضری کی یہ وصل آشنا کہانی ہے

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ حضور (ﷺ) پر مَیں حاضری تو یُوں چاہُوں
کہ اپنا چہرہ ندامت سے لالہ گُوں چاہُوں

جو چاہوں سُنّتِ ربِّ کریم پہ چلنا
سوا نبی (ﷺ) کے کسی اور کو مَیں کیوں چاہوں

عطا و لطفِ رسولِ کریم (ﷺ) کے بل پہ
جہانِ کُفر و تشکّک کو سرنگوں چاہوں

لبوں کے ساز پہ خامے کی لَے پہ نعت پڑھُوں
نبی (ﷺ) کے ہجر میں یُوں سوزِ اندرُوں چاہُوں

ہر ایک اور جگہ پر تو بے سکُونی ہے
دیارِ سرورِ کونین (ﷺ) میں سکوں چاہوں

ریاضِ جنّتِ محبوبِ رب (ﷺ) میں جب پہنچوں
تو رکعتین کو توبہ کا میں ستُوں چاہوں

لپٹ سے ن سے کوثر سے سیکھ کریں بھی
معاندینِ حبیبِ خدا (ﷺ) کا خوں چاہوں

خدا کرے تو مَیں محمودؔ صرف مدحِ نبی (ﷺ)
کروں، سنوں، کہوں، لکھوں، پڑھوں، چاہوں

۞۞۞۞۞



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو حُبِّ پیمبر (ﷺ) کا ہے جذبہ وہ فزُوں ہے
یہ بات زباں سے مَیں کہوں یا نہ کہوں، ہے

مجبوریٔ طیبہ میں مرا حال زبوں ہے
ویزے کا نہ ملنا ہی تو ارمانوں کا خُوں ہے

دل میرا اُچھلتا ہے پئے مسکنِ سرور (ﷺ)
فرزانگی میری ہے کہ یہ میرا جنوں ہے

آنکھوں کو بھی، ماتھے کو بھی ٹھُوھر کے یہاں دیکھ
سرکارِ بہیں جاہ (ﷺ) کا در جائے سکُوں ہے

ہے بندۂ رحمان و پیمبر (ﷺ) ہی کی عزّت
وہ بندۂ دنیا ہے کہ جو خوار و زبوں ہے

جس جگہ کی عظمت مرے آقا (ﷺ) نے بتائی
وہ جا ہے جہاں عائشہ اماں کا ستُوں ہے

آنکھیں درِ اخوات پہ کر آیا نچھاور
قدمین میں پہنچا ہوں تو سر میرا نگوں ہے

منعوتِ حقیقی (ﷺ) نے لگایا مجھے اس پہ
ہے حمد جو محمودؔ مرے لب پہ تو یوں ہے

۞۞۞۞۞

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بندہ ہو گیا خُلقِ حضور (ﷺ) سے واقف
ہُوا وہ رحمتِ ربِّ غفور سے واقف

ز راہِ عجز ہُوں مدحِ حضور (ﷺ) سے واقف
نہیں گھمنڈ سے واقف، غرور سے واقف

سوائے اُس کے کہ جس نے انھیں مقام دیا
نہیں ہے کوئی مقامِ حضور (ﷺ) سے واقف

نبی (ﷺ) کے شہر میں جب تک رسا نہ ہو پائے
ہزار کوئی ہو سینا و طور سے واقف

وہی مدینۂ طیبہ میں با ادب دیکھا
جو ہے وہاں کے وحوش و طیور سے واقف

نبی (ﷺ) کی عظمتوں کا صرف وہ شناسا ہے
جو شخص ہو گیا علم و شعور سے واقف

نصیب خُلد میں خدمت ہو اپنے آقا (ﷺ) کی
نہ ہونا چاہوں گا غلمان و حور سے واقف

مرے جو لب پہ ہے محمودؔ مدحتِ آقا (ﷺ)
میں اس طرح سے ہُوا رب کے نور سے واقف

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں ہوں سائل اور پیمبر (ﷺ) محورِ مقبولیت
کیوں نہ کُھل جاتا مری خاطر درِ مقبولیت

ہو تعلّق اِس کا جب سرکار (ﷺ) کے دربار سے
قیمتی ہر ایک شے سے ہے زرِ مقبولیت

بے جواز اپنا کہاں، لوگو! یہ رقصِ سرخوشی
جب عُروسِ نعت پائے زیورِ مقبولیت

سابقہ اور لاحقہ جب اس کا ہو "صَلِّ عَلٰی"
ساتھ دیکھو گے دُعا کے، لشکرِ مقبولیت

اوج پانا ہے جھکانا سر کو، گنبد دیکھ کر
حاضری قدمین کی ہے جوہرِ مقبولیت

زائرِ طیبہ کے قدموں پر نہ کیوں قربان ہوں
مہر نُور افزا و ماہِ انورِ مقبولیت

پائی علامہ بُصیریؒ نے نبی (ﷺ) کی نعت پر
بُردۂ سرکار (ﷺ) والا، چادرِ مقبولیت

مست ہے محمودؔ جو مداحِ سرکار (ﷺ) میں
اِس کے ہونٹوں سے لگا ہے ساغرِ مقبولیت

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے قابلِ دیدار تماشائے مدینہ
پنہاں ہے جو مکّہ میں، ہے پیدائے مدینہ

ہے ملجا و ماوائے جہاں مسکنِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جو ہیں ملجا و ماوائے مدینہ

رہتا ہوں یہاں پر بھی ثنا گوئے پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
پایا ہے جو ماحول دلآرائے مدینہ

جو روگ معائب کے لیے بیٹھے ہیں، آئیں
محبوب ہیں خالق کے، مسیحائے مدینہ

ہے منتظر اُس شخص کا داروغۂ جنت
جو عاشق کعبہ ہے، جو شیدائے مدینہ

ہیں کعبے کے آداب سے واقف وہی بندے
جو لوگ ہیں قسمت سے شناسائے مدینہ

مسرور ہیں کچھ پا کے حضوری کی سعادت
مہجوروں کے ہونٹوں پہ بھی ہے "ہائے مدینہ"

ہر مومنِ کامل کی ہے محمودؔ دعا یہ
"کب دیکھیے، بر آئے تمنّائے مدینہ"

❁❁❁❁❁



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یوں دل میں ہو فشائے تمنّائے مدینہ
ہر روز ہو اِحیائے تمنّائے مدینہ

لاہور میں تڑپائے تمنائے مدینہ
"کب دیکھیے، بر آئے تمنائے مدینہ"

اپنائے اُسے خالقِ کونین کا کعبہ
وہ بندہ جو اپنائے تمنائے مدینہ

جو روشنی پاتا ہُوں کیں دربارِ خدا سے
وہ روشنی اُجلائے تمنائے مدینہ

فرزانگی بخشی ہے مجھے میرے خدا نے
یوں، سر میں ہے سودائے تمنائے مدینہ

عرفانِ الٰہی کی عطا جس کو ہو عظمت
وہ شخص ہو جُویائے تمنائے مدینہ

ظلمات اُسے گھیریں نہ کیوں دونوں جہاں میں
جس شخص کی دُھندلائے تمنائے مدینہ

محمودؔ کی یوں حاضری منظور ہوئی ہے
محمودؔ تھا شیدائے تمنّائے مدینہ

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پاتے ہیں شفا لوگ جو زمزم کے کرم سے
ہے صرف جذبِ سرورِ عالم (ﷺ) کے کرم سے

ہم خالقِ عالم سے تو واقف ہی نہیں تھے
پہچانا اسے نورِ مجسّم (ﷺ) کے کرم سے

اُمڈا چلا آتا ہے پیمبر (ﷺ) کی ثنا میں
رحمت کا سحاب آنکھ کی شبنم کے کرم سے

پیغام اُخوّت کا، محبّت کا سندیسا
مُسلم کو ملا محسنِ اعظم (ﷺ) کے کرم سے

ہر وقت درود آقا و مولائے جہاں (ﷺ) پہ
پڑھتا ہوں فقط ذوقِ منظّم کے کرم سے

مدّاحِ سرکارِ جہاں (ﷺ) اس میں ہے شامل
پہنچی ہے یہ آواز بھی سرگم کے کرم سے

برسا ہے عطا ہائے الٰہی کا یہ بادل
طیبہ میں مرے دیدۂ پُرنم کے کرم سے

محمودؔ شرفِ اشرفِ مخلوقِ خدا کا
پایا ہے تو سرکارِ معظّم (ﷺ) کے کرم سے

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا سے بھی عطائیں پائیں نعتِ مصطفیٰ (ﷺ) کہہ کر
فرشتوں نے بھی دی ہے داد ہم کو "مرحبا" کہہ کر

تھا گفتارِ رسول اللہ (ﷺ) سے بڑھ کر عمل اُن کا
کہا کرکے حبیبِ ربِّ عالم (ﷺ) نے، کیا کہہ کر

نگاہِ خالقِ کونین میں مَیں ہو گیا اچھا
مُعانِد جو رسولِ حق (ﷺ) کے ہیں، اُن کو بُرا کہہ کر

مرے قدموں میں آئے تا کہ ہر تاجِ شہنشاہی
مجھے اعزاز بخشو لوگو! طیبہ کا گدا کہہ کر

مُرادیں دل کی شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) سے مل گئیں مجھ کو
زبانِ بے زبانی میں وہاں پہ مُدّعا کہہ کر

ملاقات اپنی جب ہو گی قضا سے شہرِ طیبہ میں
میں سینے سے لگا لوں گا اُسے بڑھ کر، بقا کہہ کر

رسائی میری کیوں ہوتی نہ حرمینِ پُرعظمت میں
کہی جب نعتِ سرور (ﷺ) میں نے خالق کی ثنا کہہ کر

تجھے محمودؔ پھر اذنِ حضوری کی خبر آئی
تو دربارِ رسولِ پاک (ﷺ) میں آیا تھا کیا کہہ کر

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سراپائے تمنا ہوں، نبی (ﷺ) کا نام لیتا ہوں
کہ عزمِ طیبہ کرتا ہوں، نبی (ﷺ) کا نام لیتا ہوں

کوئی خوشخبری پاؤں یا مجھے تکلیف ہو کوئی
نبی (ﷺ) کا نام لیتا ہوں، نبی کا نام لیتا ہوں

مری دانش نے، بینش نے مجھے رستہ سجھایا ہے
میں وہ دانا و بینا ہوں، نبی (ﷺ) کا نام لیتا ہوں

حقائق سارے فرمودات سرور (ﷺ) سے ہیں مترشح
حقیقت کا میں جویا ہوں، نبی (ﷺ) کا نام لیتا ہوں

مجھے سرکار (ﷺ) کی حاجت روائی پر تیقن ہے
تو جب مشکل میں ہوتا ہوں، نبی (ﷺ) کا نام لیتا ہوں

لیے اسمِ نبی (ﷺ) لب پر سفر کا عزم کرتا ہوں
میں شیدائے مدینہ ہوں، نبی (ﷺ) کا نام لیتا ہوں

کسی کو اعتراض اس کام پر ہے تو ہو بے شک
میں دھن کا یوں بھی پکا ہوں، نبی (ﷺ) کا نام لیتا ہوں

مجھے محمودؔ جب شنوائی ہوتی ہے کوئی رب سے
میں دانشمند ایسا ہوں، نبی (ﷺ) کا نام لیتا ہوں

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کام آئے گا نعتوں کا حوالہ تو یقیناً
آئے گا مدینے سے بُلاوا تو یقیناً

آقا (ﷺ) کی شفاعت سے ہوئی حشر میں بخشش
تھا ساتھ گناہوں کا پلندا تو یقیناً

ارشادِ خدا ہے کہ نہ "راعی" انھیں کہنا
انسان ہیں سب ان کی رعایا تو یقیناً

تم حُبِ نبی (ﷺ) ساتھ لیے جاؤ لحد میں
ہو جائے گا اُس میں بھی اُجالا تو یقیناً

خوشنودیٔ سرور (ﷺ) کے لیے نعت کہو تم
اس باب میں ہے شرک دکھاوا تو یقیناً

کیا اس کے سوا حُسنِ مُقدّر بھی کوئی ہے
پائے گا کبھی بخت مدینہ تو یقیناً

جب اسمِ پیمبر (ﷺ) کی زباں کو ہے فضیلت
بے چارگی پا جائے گی چارہ تو یقیناً

دنیا میں جو یہ "صلِّ علیٰ" وردِ زباں ہے
محمودؔ سنور جائے گی عقبیٰ تو یقیناً

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بروزِ حشر جو اوڑھے ہوئے ہو نعت کا خِلعت
یہ سمجھو اس کے سر پر ہے نبی (ﷺ) کی چادرِ رحمت

کرم تھا جوش پر آقا (ﷺ) کا میری بے زبانی پر
مرے کام آ گئی شہرِ رسولُ اللہ (ﷺ) میں لُکنت

نہ ٹھنڈے پیٹوں توہینِ نبی (ﷺ) برداشت کرتا ہے
ذرا سی بھی جو باقی ہو کسی انسان میں غیرت

رہے گی حشر تک ضربُ المثل اہلِ محبّت میں
وِلا جو سرورِ عالم (ﷺ) سے رکھتا تھا اُحد پربت

ہوئی حرفِ غلط سرکارِ والا (ﷺ) کی شفاعت سے
مجھے اعمال پر جو تھی ندامت، خِفت و خجلت

مرے سر پر تنا ہے شامیانہ رب کی رحمت کا
مجھے لے کر چلی آتی ہے طیبہ میں مری قسمت

یقیں جن کو نہیں ہے آج آقا (ﷺ) کی شفاعت پر
یقیناً ایسے لوگوں کی بنے گی حشر میں دُرگت

گزارش ہے یہی اللہ سے محمودِؔ احقر کی
ملے قدمینِ آقا (ﷺ) میں بقیعِ پاک کی جنّت

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ٹھہرا ہے جب سے آنکھ میں اک آستاں کا رنگ
بدلا ہُوا سا لگتا ہے سارے جہاں کا رنگ

حُسنِ جہاں ہے حُسنِ حبیبِ غفُور (ﷺ) سے
ایسا نہ ہو تو رُوپ کہاں کا، کہاں کا رنگ

قُبّہ کی شادمانی جہاں پر ہے پرفشاں
نابُود ہو گیا ہے سرے سے خزاں کا رنگ

جب سے یقیں شفاعتِ سرکار (ﷺ) کا ہُوا
اُس دن سے پھیکا پڑ گیا وہم و گماں کا رنگ

جب استفادہ کر لیا رب کے کلام سے
مدحِ نبی (ﷺ) پہ چڑھ گیا حُسنِ بیاں کا رنگ

حُبِّ نبی (ﷺ) میں کیفیتیں دل کی خاص ہیں
ایسی حقیقتوں میں کہاں داستاں کا رنگ

گنبد جو میرے آقا و مولا (ﷺ) کا سبز ہے
دیکھا اُسے تو نیلا ہُوا آسماں کا رنگ

قوسِ قُزح رشیدؔ نظر میں سما گئی
مدحِ نبی (ﷺ) میں لال ہُوا جب زباں کا رنگ

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو گئے تعبیر یاب آخر کو سب خوابِ خیال
سوئے شہرِ مصطفیٰ (ﷺ) سیدھا ہے محرابِ خیال

مدحِ سرور (ﷺ) کا نیا اُسلوب آئے ذہن میں
اس توقع پر کھلے رکھتا ہوں ابوابِ خیال

مہرِ قرآنِ الٰہی سے لیا کرتا ہے نور
جگمگاتا چرخِ مدحت پر ہے مہتابِ خیال

اس سے ہوتی ہے برآمد لے درودِ پاک کی
تارِ جاں کو چھیڑتا رہتا ہے مضرابِ خیال

وہ مقدر کا دھنی شہرِ نبی (ﷺ) تک ہو رسا
لے چلے سوئے عرب جس کو بھی سیلابِ خیال

میں معنون اس کو کرتا ہوں نبی (ﷺ) کے ذکر سے
یوں تو دنیا نے رکھے ہیں دسیوں اُلقابِ خیال

ذکر و فکرِ مصطفیٰ (ﷺ) کے بعد سے دامن بچا
قعرِ دریا میں نہ لے ڈوبے یہ گردابِ خیال

مادحِ سرکار (ﷺ) ہوں محمودؔ، کیا دنیا کی فکر
بند میں نے کر لیا اس کی طرف بابِ خیال

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سمتِ طیبہ تھی میری رغبتِ دل
مصطفیٰ (ﷺ) نے نکالی حسرتِ دل

ہے زباں لالِ نعتِ آقا (ﷺ) سے
اور "صلِّ علیٰ" ہے زینتِ دل

میرے آقا (ﷺ) شفیع ہوں گے مرے
کہہ رہی ہے مری بصیرتِ دل

دل و جاں مصطفیٰ (ﷺ) کے مادح ہیں
عادتِ جاں ہے میری عادتِ دل

دیدِ طیبہ ہی کا تلازمہ ہے
یہ مسرت، یہ میری بہجتِ دل

جا رہا ہوں دیارِ سرور (ﷺ) کو
دیکھو دیکھو یہ میری جرأتِ دل

خدمتِ نعت مجھ کو بخشی گئی
دیکھ کر میری استطاعتِ دل

میں ہوں محمودؔ ایسا ثروت مند
یادِ سرور (ﷺ) ہوئی ہے دولتِ دل

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تسبیح اس میں اسمِ نبی (ﷺ) کی نہ ہو اگر
ایسے میں کیا ہے قلب کی دھڑکن میں کوئی لطف

راغب بجائے نعت، غزل کی طرف ہوں کیوں
کیوں پاؤں ایسے بے سروپا فن میں کوئی لطف

جب تک سُرور پاؤ نہ حُبِ حضور (ﷺ) میں
کیا ذہن میں سکوں ہو تو کیا مَن میں کوئی لطف

کونا بقیعِ طیبہ کا میری نظر میں ہے
اس کے سوا نہیں کسی مدفن میں کوئی لطف

موسم کوئی ہو، لب پہ جو "صلِ علیٰ" نہ ہو
کب ہے کڑکتی دھوپ یا ساون میں کوئی لطف

جب تک نہ آؤں ہو کے دیارِ حضور (ﷺ) سے
کچھ شہر میں سُرور، نہ مسکن میں کوئی لطف

خوشنودیٔ حضور (ﷺ) سے مطلب رہے اسے
ہو نعت خواں تو اس کو نہ ہو دھن میں کوئی لطف

محمودؔ ابرِ لطفِ پیمبر (ﷺ) سے پیشتر
جیبوں میں کچھ خوشی ہے، نہ دامن میں کوئی لطف

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو دیکھتے ہو تم مرے انشا میں اُجالا
ہے نورِ پیمبر (ﷺ) کے حوالہ میں اجالا

اتنا تھا پیمبر (ﷺ) کے سراپا میں اجالا
صرف اُن کے قدم سے ہوا دنیا میں اجالا

سُن کر کہ ہے قُبّہ کے نظارہ میں اجالا
چمکا ہے زیارت کی تمنّا میں اجالا

دل نورِ عقیدت سے منوّر ہے سراسر
دیکھا ہے جو تُھی مسکنِ آقا (ﷺ) میں اجالا

دن جیسا ہے، اس شہر کی ہے رات بھی ویسی
دیکھا ہے شب و روزِ مدینہ میں اجالا

ظلمت کا تعلّق ہی پیمبر (ﷺ) سے کہاں ہے
آتا ہے نظر آپ کے سایہ میں اُجالا

تابانیاں ہیں ماہِ مدینہ (ﷺ) کی بہر سُو
گلشن میں بھی ہے نور تو صحرا میں اجالا

محمودؔ قدم خواب میں سرکار (ﷺ) کے دیکھے
ایسے میں نظر آیا ہے رؤیا میں اجالا

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حُبِ نبی (ﷺ) کی میں نے جو پی ہے تو کیا ہُوا
پیشانی اُن کے در پہ دھری ہے تو کیا ہوا

تسبیحیں کم درودِ نبی (ﷺ) کی نہیں پڑھیں
اعمال نیک کی جو کمی ہے تو کیا ہُوا

فرمودۂ حضور (ﷺ) پہ سیدھی نگاہ رکھ
اُلٹی ہوائے دہر چلی ہے تو کیا ہوا

حکمِ نبی (ﷺ) پہ دوسروں کے دکھ میں ہو شریک
لوگوں کو اپنی اپنی پڑی ہے تو کیا ہُوا

فرمانِ مصطفٰی (ﷺ) پہ تُو نیکی کے کام کر
ظاہر میں یہ بدی کی صدی ہے تو کیا ہُوا

حُبِ رسولِ رب (ﷺ) کو تُو دانشوری سمجھ
کودن ہے انتہا کا غبی ہے تو کیا ہوا

مقصورۂ رسولِ مکرّم (ﷺ) کو دیکھ کر
چوکھٹ پہ آنکھ جم سی گئی ہے تو کیا ہوا

ناموسِ مصطفٰی (ﷺ) کے تحفّظ کی راہ لے
محمودؔ تیری جاں پہ بنی ہے تو کیا ہُوا

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جا کے طیبہ میں جسے اپنی خطا یاد رہے
حشر تک اس کو پیمبر (ﷺ) کی عطا یاد رہے

میری سانسوں میں رچی ہے جو پیمبر (ﷺ) کی ثنا
اور کیا چیز مجھے اس کے سوا یاد رہے

یہ ہمیں آقا و مولا (ﷺ) نے ہدایت دی ہے
ہر مصیبت میں ہمیں اپنا خدا یاد رہے

پاس آئے نہ کبھی حرص و ہوائے دنیا
شہرِ سرکار (ﷺ) کی تجھ کو جو ہوا یاد رہے

منقبت کیوں نہ وہ اصحابؓ نبی (ﷺ) کی لکھے
باوفاؤں کا جسے درسِ وفا یاد رہے

دُکھ مِرا ہجرِ مدینہ کا بُھلا دے مالک!
جو حضوری میں ملا ہے وہ مزا یاد رہے

اُس بہی بخت کی جنّت میں ضیافت ہو گی
شہرِ آقا (ﷺ) کا جسے کھایا پیا یاد رہے

میری محمودؔ پیمبر (ﷺ) سے گزارش یہ ہے
سرِ میزان انھیں نام مِرا یاد رہے

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر ایک نوری و خاکی وہاں پہ تھا خاموش
درِ حضور (ﷺ) پہ میں بھی رہا، خوشا، خاموش

زباں تھی گنگ کہ کون اور کہاں پہ آ پہنچا
کھڑا میں عتبۂ عالی پہ یوں رہا خاموش

درِ نبی (ﷺ) پہ میں آواز اونچی کیوں کرتا
رہا ہوں سامنے مقصورہ کے سدا خاموش

یہ زائرینِ دیارِ حضور (ﷺ) ہیں، دیکھو
ہیں گنگ خوش گلو سارے تو خوشنوا خاموش

فلک نے، عرش نے حیرت کی آنکھ سے دیکھے
بہ پیشِ شاہ (ﷺ) خطا کار و پارسا خاموش

جو جاؤ بارگہِ مصطفیٰ (ﷺ) میں، چپ رہنا
قبول ہوتی ہے اُس جا، ہر التجا خاموش

جسے حضور (ﷺ) سے الفت نہ تھی، وہ کیا کہتا
سوال سُن کے نکیرین کے، وہ تھا خاموش

قریب اپنے بُلائے، گلے لگائے مجھے
ہے کیوں مدینے میں محمودؔ یہ قضا خاموش

❀❀❀❀❀



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''البلد'' میں ہے جو خالق کی قسم کا تذکرہ
ہے مرے آقا (ﷺ) کے شہرِ محترم کا تذکرہ

درحقیقت ذکرِ الطافِ خدائے پاک ہے
لطف و اکرامِ شہنشاہِ اُمم (ﷺ) کا تذکرہ

سُن سکو تو قدسیانِ عرش سے سنتے رہو
خاکِ شہرِ نور کے جاہ و حشم کا تذکرہ

ایک دل خوش کُن خبر ہے اہلِ الفت کے لیے
ان (ﷺ) کی چوکھٹ کا، مری گردن کے خم کا تذکرہ

کوئی کرتا ہی نہیں طیبہ میں، کیا کوئی سُنے
ابتلا و کلفت و اندوہ و غم کا تذکرہ

جس پہ ذکرِ سرور و سرکار (ﷺ) رہتا ہے سدا
ہے فرشتوں کی زباں پر اُس قلم کا تذکرہ

نورِ آقا (ﷺ) کے تصوّر میں، مرے لب پر رہا
سرورِ عالم (ﷺ) کے سایے کے عدم کا تذکرہ

اپنے ہونٹوں سے، قلم سے اور زبانِ حال سے
کرتا ہے محمودؔ آقا (ﷺ) کے کرم کا تذکرہ

❀❀❀❀❀

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ربِ اکبر نے بنائی جو مُنور ہر شے
ہم نے مدّاحِ نبی (ﷺ) پائی برابر ہر شے

رب کی تخلیق ہے جو اُس کے ہیں حاکم آقا (ﷺ)
رب نے سرور (ﷺ) کے لیے کی ہے مسخر ہر شے

جو بھی شے پیدا ہوئی صدقۂ سرور (ﷺ) سے ہوئی
میرے آقا (ﷺ) کی نہ مادح رہے کیونکر ہر شے

فضلِ خلاقِ جہاں سے انھیں شافع پا کر
ہو گی ممنونِ پیمبر (ﷺ) سرِ محشر ہر شے

ان کے اَحکام پہ چلتے ہوئے تُو جو مانگے
تجھ کو فرمائیں عطا تیرے پیمبر (ﷺ) ہر شے

خوشبوئیں چار طرف پھیلی ہوئی ہیں کہ ہوئی
عطرِ مدّاحِ سرور (ﷺ) سے معطّر ہر شے

میں طلب کرتا ہوں آقا (ﷺ) کا وسیلہ دے کر
ان کے صدقے میں عطا کرتا ہے داور ہر شے

میرے وجدان نے محمودؔ بتایا ہے کہ ہے
نورِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) سے منوّر ہر شے

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتھ رکھ "صَلِّ عَلٰی اَحْمَدْ (ﷺ)" کا جھنڈا عمر بھر
کر ثنائے سرورِ عالم (ﷺ) کا چرچا عمر بھر

جو رہا سرکارِ ہر عالم (ﷺ) کا بردا عمر بھر
بس وہی تختِ صحابیت پہ بیٹھا عمر بھر

مجھ پہ ہے ربِّ دو عالم کے کرم کی انتہا
دامنِ مدّاحِ سرور (ﷺ) نہ چھوٹا عمر بھر

جس کے ہونٹوں پر درودِ مصطفیٰ (ﷺ) جاری رہا
ہم نے تو دیکھا نہیں ہے اس سے اچھا عمر بھر

جو کرے سودا خدا سے الفتِ سرکار (ﷺ) میں
ہو نہیں سکتا ہے اُس کو کوئی گھاٹا عمر بھر

کوئی تو صورت بناتا ہی رہے گا کبریا
جانا ہے مجھ کو سُوئے طیبہ و بطحا عمر بھر

ہو گئی دیدِ قدومِ مصطفیٰ (ﷺ) جو خواب میں
اب نہیں دیکھوں گا میں کوئی بھی سپنا عمر بھر

بچپنے میں بھی رہا محمودؔ مدّاحِ نبی (ﷺ)
اس کو تو پائیں گے سب ویسے کا ویسا عمر بھر

❁❁❁❁❁

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ (ﷺ) ہیں مجموعہ اوصاف کا' الختصر
لامکاں تک آپ کا ڈنکا بجا' الختصر

واصفِ ربُّ العلا اس کو سمجھنا' دوستو!
جس کے ہونٹوں پر ہے آقا (ﷺ) کی ثنا' الختصر

کب سکینت آشنا ہے اور کوئی چیز بھی
ہے مدیحِ مصطفیٰ (ﷺ) تسکیں زا' الختصر

پا گئے عزت قدومِ سرورِ کونین (ﷺ) سے
بُوقُبیس و مروہ و ثَور و حرا' الختصر

جب پکارا سرورِ کُل (ﷺ) کو مدد کے واسطے
ڈوبتا بیڑا بھی ساحل سے لگا' الختصر

جو کثافت معصیت کی تھی۔ بپے ذکرِ نبی (ﷺ)
آنسوؤں سے میں نے اس کو دھو دیا' الختصر

کیوں عقیدت ہو کسی بھی اور ہستی سے ہمیں
ہے ہمیں کافی پیمبر (ﷺ) سے وفا' الختصر

پاؤ خُوشنودی اگر آقا (ﷺ) کی تو محمودؔ بس!
ہے رضا رب کی' پیمبر (ﷺ) کی رضا' الختصر

❀❀❀❀❀



# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

[illegible] ثمر آور بہت صدق و صفا کی کھیتیاں
[illegible] پھلتی ثنائے مصطفیٰ (ﷺ) کی کھیتیاں

ہاتھ میں تسبیح' ہونٹوں پر درودِ مصطفیٰ (ﷺ)
لہلہاتی دیکھ لو "صلِّ علیٰ" کی کھیتیاں

[illegible] قا و مولا (ﷺ) زِ راہِ لُطف کر لیں گے قبول
[illegible] ں کی شکل میں ہوں التجا کی کھیتیاں

دل میں رکھ لیں قُبّہ سرکار (ﷺ) کی شادابیاں
پائی ہیں سرسبز' یوں فہم و ذکا کی کھیتیاں

[illegible] لو گے ذکرِ آقا (ﷺ) کی' کہ ہوا الفت کی کھاد
[illegible] اخلاص و عقیدت کا' وفا کی کھیتیاں

مزرعِ طیبہ سے عجوہ اور رُتانہ کھا چکا
یوں ہوئیں سیراب میری اشتہا کی کھیتیاں

[illegible] دی اور پیر سب نذرِ سیاست ہو گئے
[illegible] آتی ہیں نظر اب اِتّقا کی کھیتیاں

نخلِ حُبِّ مصطفیٰ (ﷺ) محمودؔ کو دے گا ثمر
شور کی زد میں تو ہوں حرص و ہوا کی کھیتیاں

❀❀❀❀❀

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم نے فرمانِ نبی (ﷺ) میں جو تجمّل پایا
اس میں کب کوئی تغیّر یا تبدّل پایا

روز و شب نعت رہی اپنے قلم کی زینت
اپنے افکار میں یوں ہم نے تسلسُل پایا

اُسوۂ سرور و سرکار جہاں (ﷺ) میں ہم نے
سادگی، خُلق، رواداری، تحمّل پایا

شعر کہنے کی طرف رُخ جو کیا خامے نے
دوڑتا بھاگتا طیبہ کو تخیّل پایا

میں درود آقا و مولا (ﷺ) پہ پڑھا کرتا ہوں
کب مرا یاروں نے کچھ اس میں تغافل پایا

بابِ جبریلؑ کی چوکھٹ جو نظر میں ٹھہری
ہم نے اعصاب شکن ایک تزلزل پایا

شہرِ سرکار (ﷺ) کو جانے کی جو خواہش جاگی
اس میں کیا میرا کسی نے بھی تامُّل پایا

شاعرِ نعت ہے محمودؔ مقدّر اس کو
باغِ طیبہ کا ہر اک شخص نے بلبل پایا

❁❁❁❁❁



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ک آیا ہو جو گردشِ ایام کے ہاتھوں
چ سکتا ہے سرکار (ﷺ) کے اِکرام کے ہاتھوں

جو اُمّتِ سرکارِ جہاں (ﷺ) کا ہے مخالف
پہنچے گا وہ انجام کو اسلام کے ہاتھوں

یں زندہ ہُوا شہرِ پیمبر (ﷺ) میں پہنچ کر
"ٹیکی" مکہ میں ماری گئی احرام کے ہاتھوں

پاتا ہوں سُکوں سرورِ عالم (ﷺ) کی ثنا میں
ہوتی ہے تھکاوٹ جو مجھے کام کے ہاتھوں

شیطان نے "ٹیچی" کے ذریعے سے جو بھیجا
گمراہ تھا مرزا اُسی "الہام" کے ہاتھوں

سرکار (ﷺ) توجّہ! کہ پریشان ہیں کچھ لوگ
اندوہ و غم و کُلفت و آلام کے ہاتھوں

سرکار (ﷺ) کرم! آپ کی رُسوا ہوئی اُمّت
دنیا میں مفادات کے اَصنام کے ہاتھوں

محمودؔ نہیں مانگتے نُصرت جو نبی (ﷺ) سے
مارے گئے تشکیک کے ابہام کے ہاتھوں

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچے شہرِ نبی (ﷺ) زہے قسمت
آنکھ میں تھی نمی، زہے قسمت

سُنّتِ مصطفیٰ (ﷺ) میں پائی ہے
سادگی، راستی، زہے قسمت

جو ہیں وابستۂ درِ سرور (ﷺ)
ان سے وابستگی، زہے قسمت

آئے نُصرت کو ہر مصیبت میں
سیّدی مُرشدی (ﷺ)، زہے قسمت

عتبۂ مصطفیٰ (ﷺ) پہ پہنچے ہیں
ساتھ ہے خامُشی، زہے قسمت

پڑھ کے سرکار (ﷺ) کی حدیثوں کو
پا گئے آگہی، زہے قسمت

جو مُعاند نبی (ﷺ) کے ہیں، اُن سے
اپنی ہے دشمنی، زہے قسمت

اپنی قسمت میں ہے رشید احمد
نعت کی شاعری، زہے قسمت

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عطا فرما دیا اس پر شعورِ آگہی حق نے
نثارِ مصطفیٰ (ﷺ) کرنے کو دی ہے زندگی حق نے

ملی ان کو قدومِ پاکِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) سے
عطا کی رہبر و ماہ و نجم کو جو روشنی حق نے

ترشّح تھا مدینے میں سحابِ ابرِ آقا (ﷺ) کا
بھری آنکھوں کو فرمایا وہاں پر شبنمی حق نے

بنایا تو انھیں پہلے جہانوں سے، ہر اک شے سے
حبیبِ محترم (ﷺ) کو دی نُبُوّت آخری حق نے

تھا منظورِ خدا پہنچانا ہم کو صدرِ جنّت تک
ہمارے واسطے کی فرض اُن کی پیروی حق نے

امامت انبیاء کی مصطفیٰ (ﷺ) نے کی سرِ اقصیٰ
کیا ان سب کو سرکارِ جہاں (ﷺ) کا مُقتدی حق نے

وتیرہ زندگی بھر یہ رہا اُس کے پیمبر (ﷺ) کا
پسند اس واسطے کی سادگی و راستی حق نے

کروں محمود سجدے شکرِ خالق کے نہ میں کیسے
مجھے دی نعتِ سرکارِ جہاں (ﷺ) کی شاعری حق نے

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو طیبہ میں جس کی قضا تک رسائی
ہوئی گویا اُس کی بقا تک رسائی

جو معراج کی پوچھو تو ہو گئی تھی
پیمبر (ﷺ) کی ذاتِ خدا تک رسائی

بفضلِ خدا میری ہوتی رہی ہے
مدینے کی آب و ہوا تک رسائی

نہ پہنچے گا تُو جو درِ مصطفیٰ (ﷺ) تک
تو ممکن نہیں ہے خدا تک رسائی

میں ہوں مطمئن یوں کہ اب ہو گئی ہے
خطاؤں کی اُن (ﷺ) کی عطا تک رسائی

مدینے کا پانی جسے مل گیا ہے
ہوئی اُس کی آبِ بقا تک رسائی

درودِ حبیبِ خدا (ﷺ) کی لگن میں
ہوئی میری ثور و حرا تک رسائی

یہ خواہش ہے محمودؔ مدحت سرا کی
ہو اس کی نبی (ﷺ) کی ردا تک رسائی

❁❁❁❁❁



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرو حفظِ ناموسِ حضرت (ﷺ) کا دعویٰ
کہ سچا یہی تو ہے غیرت کا دعویٰ

رسولِ مکرّم (ﷺ) کی مدحت کا دعویٰ
ہے شاعر کے طغرائے عظمت کا دعویٰ

"ہیں اقوالِ ربِ جہاں کی طرح ہم"
ہے سرور (ﷺ) کے اقوالِ حکمت کا دعویٰ

میں دریوزہ گر ہوں، سخی مصطفیٰ (ﷺ) ہیں
مجھے یوں ہے آقا (ﷺ) سے نسبت کا دعویٰ

جو اُمّت نے کی پیروی مصطفیٰ ﷺ کی
کیا پورا خالق نے نُصرت کا دعویٰ

غریبوں پہ تم جو نہیں کرتے شفقت
نہیں ٹھیک تقلیدِ سُنّت کا دعویٰ

ہُوا سلسلہ مختتم مصطفیٰ (ﷺ) پہ
ہے اب جھوٹا ہر اک نُبوّت کا دعویٰ

ہے بے مایہ بے علم محمودؔ ناعت
نہیں اِس کا کچھ علم و حکمت کا دعویٰ

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رضائے خالقِ کُل ہے پیمبر (ﷺ) کی رضا گویا
ہے فرمانِ رسولِ پاک (ﷺ) فرمانِ خدا گویا

توجُّہ ہے پیمبر (ﷺ) کی خدا کا راستہ گویا
ہے مدحت مصطفیٰ (ﷺ) کی ربِّ عالم کی ثنا گویا

"وَمَا يَنْطِقُ" کے اعلانِ خدائے پاک و برتر سے
کہا اللہ کا ہے سرورِ کُل (ﷺ) کا کہا گویا

خدا نے جانِ سرکارِ جہاں (ﷺ) کی جب قسم کھائی
پھریرا نعتِ سرور (ﷺ) کا بھی اُونچا ہو گیا گویا

ہُوا تھا سر بسجدہ میں جو محرابِ تہجُّد پہ
قضا تھی پیار کی جتنی، ہُوئی آخر ادا گویا

مری نظریں جمیں جب گنبدِ سرکارِ والا (ﷺ) پہ
درِ لُطف و عطائے ربِّ عالم کُھل گیا گویا

جُونہی گنبد ہماری چشمِ گوہر بار نے دیکھا
اُمڈتی دیکھ لی ہم نے بھی رحمت کی گھٹا گویا

"اَغِثْنَا یا نبی (ﷺ)" محمودؔ جب ہونٹوں سے نکلا ہے
لیا ہے ہم نے بھی ربِّ جہاں کا آسرا گویا

❁❁❁❁❁



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُوجھا ہمیں جو نعت کا عُنوان یک بیک
آئے تھے سامنے کئی امکان یک بیک

اب کے بھی دل میں آئی تو طیبہ کو چل پڑے
اپنی بغل میں داب کے سامان یک بیک

اجرائے نعتِ پاک زباں پر مری ہُوا
جب رہنما ہُوا مرا وجدان یک بیک

ناموسِ مصطفیٰ (ﷺ) کے تحفُّظ کے نام پر
کرتے ہیں لوگ جان کو قربان یک بیک

نیّت جو کی نظامِ نبی (ﷺ) کے نفاذ کی
حرفِ غلط ہوئے سبھی بُحران یک بیک

پڑھتا تھا جو درود پیمبر (ﷺ) پہ، قبر میں
لے گا وہی حضور (ﷺ) کو پہچان یک بیک

جب تم درودِ پاک پڑھو گے حضور (ﷺ) پر
تو دُم دبا کے بھاگے گا شیطان یک بیک

محمودؔ سوچا جب بھی کہ نعتِ نبی (ﷺ) کہوں
مجھ پر کرم نما ہُوئے حسّانؓ یک بیک

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس میں ہے مصطفیٰ (ﷺ) کے حوالہ کا لفظ لفظ
بامعنی ہو گیا ہے تمنا کا لفظ لفظ

شہرِ حبیبِ رب (ﷺ) کے مُجاوا کا لفظ لفظ
گویا ہے مغفرت کے قبالہ کا لفظ لفظ

ہے حرف حرف خالقِ کُل کا دیا ہُوا
ہے نور نور آقا و مولا (ﷺ) کا لفظ لفظ

شرحِ کلامِ پاک احادیث ان (ﷺ) کی ہیں
حق آشنا ہے حق کے شناسا کا لفظ لفظ

تم غور سے سنو تو سبھی اس کی نظم و نثر
ی ہے سچ پہ آپؐ کے شیدا کا لفظ لفظ

قصرِ سخائے طیبہ کی جانب ہو رُخ کیے
مقصد کی سطر سطر اور منشا کا لفظ لفظ

نا تو چاہیے ہے مدحِ حضور (ﷺ) میں
نا کا حرف حرف اور املا کا لفظ لفظ

مدحِ حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ) میں ہے فقط
محمودؔ میرے ''نعت'' رسالہ کا لفظ لفظ

❁ ❁ ❁ ❁ ❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں ہر لفظ ہو جس شخص کی تحریر کا
کیا سرِ محشر ہو خدشہ اس کو دار و گیر کا

چاہتا ہوں اک اشارہ نعت کی تاثیر کا
فضلِ خالق سے نہیں ہوگا مجھے تشہیر کا

دین پھیلا حُسنِ اخلاقِ پیمبر (ﷺ) کے طفیل
خُلق تھا منبع نبی (ﷺ) کی قوّتِ تسخیر کا

مومنوں کو دین کی تعلیم کی ابجد کے ساتھ
حکم رب نے دے دیا سرکار (ﷺ) کی توقیر کا

دیکھتا رہتا تھا میں خُود کو نبی (ﷺ) کے شہر میں
خوابِ خُود حصّہ بنا ہے خواب کی تعبیر کا

لب پہ نعرہ ''یا رسُول اللہ (ﷺ)'' کا رکھیے سدا
تکملہ اس کو سمجھیے نعرۂ تکبیر کا

سوچ کر آقا (ﷺ) کے اہلِ خانہ کی پاکیزگی
معنی واضح ہو گیا ہے آیۂ تطہیر کا

بے تعلق غیرِ آقا (ﷺ) سے رکھا محمودؔ کو
یہ کرم اللہ کا ہے، حُسن ہے تقدیر کا

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

داور کا حُکم مظہرِ داور کا معجزہ
ہے رب کا اختیار پیمبر (ﷺ) کا معجزہ

جبلِ اُحد کو داخلِ خُلدِ بریں کیا
یہ تھا حضورِ پاک (ﷺ) کی ٹھوکر کا معجزہ

صہبا کا تھا مقام، علیؓ کے لیے ہُوا
آقا (ﷺ) کا رجعتِ شہِ خاور کا معجزہ

کیا اِنشقاقِ صدر کی باتوں کی اَصل ہے
شقِّ قمر تو تھا مرے سرور (ﷺ) کا معجزہ

کیسے نہ اختیارِ پیمبر (ﷺ) کو مانتے
دیکھا جنھوں نے بولتے کنکر کا معجزہ

جب بدر کے مقام پہ کُفّار ہر گئے
تھا ''مَا رَمَیْتَ'' کا یہ برابر کا معجزہ

مدّاحِ جنابِ پیمبر (ﷺ) نے دی شفا
دیکھا بُصیریؒ نے بھی اک چادر کا معجزہ

بخشش سرِ نُشُور گنہگار پائیں گے
دیکھیں گے سب حضور (ﷺ) کے تیور کا معجزہ

محمودؔ کاش دل کی ہو دھڑکن یہاں پہ بند
یہ گنبدِ نبی (ﷺ) کے ہو منظر کا معجزہ

❁❁❁❁❁



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رُخ کو تم گردِ مدینہ سے درخشاں کر لو
حُسنِ عُقبیٰ کے لیے اتنا تو ساماں کر لو

اپنے شعروں کو کچھ اس طرح نمایاں کر لو
حمدِ خالق کو ہر اک نعت کا عنواں کرلو

جذبۂ عشقِ نبی (ﷺ) دل میں فراواں کر لو
مشکلیں جتنی ہیں، اس طرح سے آساں کر لو

زندگی اس سے ہمیشہ کے لیے پاؤ گے
نامِ سرکار (ﷺ) پہ تم قلب کو رقصاں کر لو

حُسنِ تقدیر سے خالق کی رِضا پاؤ گے
دل کو خوشنودیٔ سرکار (ﷺ) کا خواہاں کر لو

خدشہ ظلماتِ تشکک کا کہاں آئے گا
دل میں اُمّید عنایت سے چراغاں کر لو

لُطف و اکرام و عنایاتِ نبی (ﷺ) کی خاطر
معصیت کوشی سے اپنے کو گریزاں کر لو

قبر میں سامنا ظلمت کا نہ کرنے کے لیے
حُبِّ سرکار (ﷺ) کی شمعوں کو فروزاں کر لو

نعتیں محمودؔ سناؤ سرِ محشر اُس کو
اس سے رضوان کو آمادۂ احساں کر لو

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میری نعتوں میں ہے میرے دل کی دھڑکن کی جھلک
آپ پائیں یا نہ پائیں ان میں کچھ فن کی جھلک

کیا خطا کاروں کی بخشش کے لیے کافی نہیں
قصرِ الطافِ نبی (ﷺ) کے ایک روزن کی جھلک

دیکھتے ہی گنبدِ پُرنور کی شادابیاں
میری آنکھوں میں نظر آتی ہے ساون کی جھلک

رقصِ سرمستی میں میں دوڑا گیا سوئے بہشت
حشر میں آئی نظر جب اُن (ﷺ) کے دامن کی جھلک

ان سے راضی ہو گیا مالک، وہ راضی اس سے ہیں
دیکھ لی سرکار (ﷺ) کے جب رُوئے روشن کی جھلک

سب لپکتے تھے ملک جھُولا جھُلانے کے لیے
دیکھتے تھے جب مرے آقا (ﷺ) کے بچپن کی جھلک

ماہ روشن ہو گیا، تارے ستارے ہو گئے
دیکھ کر سرکار (ﷺ) کے پاؤں کے دھوون کی جھلک

وہ (ﷺ) ترے محبوب، مَیں بندہ ترا، یہ مان لے
سال میں دوبار دیکھوں اُن کے مسکن کی جھلک

نغمہ پیرا ہو گیا محمودؔ بُلبُل کی طرح
دیکھ لی جب بستیٔ سرور (ﷺ) کے گلشن کی جھلک



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیری آنکھوں میں نہیں سرور (ﷺ) کی جب نورانیت
پھر تری قسمت میں لکھتی رب نے کب نورانیت

دیکھنے والی نگاہیں ہوں تو تم دیکھا کرو
شہرِ سرکارِ جہاں (ﷺ) میں روز و شب نورانیت

ذکرِ نورانیتِ سرور (ﷺ) کا تم کرتے رہو
پاؤ گے اپنے دلوں میں لوگو! تب نورانیت

ذکرِ نورِ سرور و سرکارِ عالم (ﷺ) کے سبب
میرے ہونٹوں پر نظر آئی عجب نورانیت

تابناکی ایسی، اتنی روشنی ممکن نہیں
پا چکے ہیں رب سے جو محبوبِ رب (ﷺ) نورانیت

شاہِ خاور نے بھی قدموں پہ نچھاور کی سحر
رات بھی طیبہ کی پاتی ہے لقب "نورانیت"

میرے آقا (ﷺ) نے نجوم و ماہ و خُور کے ساتھ ساتھ
خاکیوں کو بھی عطا کی بے طلب نورانیت

دیدۂ بینا نے حُسنِ اہتمامِ اُنس سے
دیکھی چوکھٹ پر نبی (ﷺ) کی؛ با ادب نورانیت

عظمتِ طیبہ بیاں محمودؔ کوئی کیا کرے
خاکِ شہرِ سرورِ عالم (ﷺ) ہے سب نورانیت

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خطاؤں کا میری' پلندا بھی آیا
تو رحمت کا اُن (ﷺ) کی' حوالہ بھی آیا

مرے سانس کی آمد و شُد کے ہمراہ
ہوائے مدینہ کا جھونکا بھی آیا

خطابت کے جوہر دکھاتا رہا جو
مدینے میں وہ' ہو کے گونگا بھی آیا

ترا حال کیا روزِ محشر کو ہو گا
جو وہ سامنے روئے زیبا بھی آیا

کلس دیکھا جو مسجدِ مصطفیٰ (ﷺ) کا
تو اعصاب کو ایک جھٹکا بھی آیا

گیا جب بھی شہرِ نبی (ﷺ) کی طرف میں
پڑاؤ کی صورت میں مکّہ بھی آیا

عطاؤں کے بل پر اسے غنی کر دیا ہے
جو کوچے میں سرور (ﷺ) کے' منگتا بھی آیا

نہ آئے ہوں جس دن مسرت کے جھونکے
مدینے میں دن کوئی ایسا بھی آیا؟

جو جاتے ہو محمودؔ طیبہ تو سوچو
کوئی گھاٹا' کوئی خسارہ بھی آیا؟

❀❀❀❀❀



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بندہ ہو آقا (ﷺ) کا کیا' لو جائزہ
کر لو اپنا تجزیہ' لو جائزہ

سیرتِ سرکار (ﷺ) پہ چلتے بھی ہو
رکھ کے آگے آئینہ' لو جائزہ

ذکرِ محبوبِ خدا (ﷺ) کرتے ہوئے
ختم کی بھی ہے اَنا' لو جائزہ

جب زباں کھولو نبی (ﷺ) کی مدح میں
اپنا تم ہر مرتبہ لو جائزہ

ہے کشش طیبہ کی تو دل میں مگر
پہلے اپنے آپ کا لو جائزہ

قربِ قوسین و دنا کی بات سے
بنتا ہے جو دائرہ' لو جائزہ

اُمّتِ آقا (ﷺ) میں تو سب ایک تھے
کیوں ہے ان میں تفرقہ' لو جائزہ

الفتِ آقا (ﷺ) کے دعوے کا رشیدؔ
کیسے ہو گا فیصلہ' لو جائزہ

❀❀❀❀❀

# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسا جب جب ہُوا میں سرورِ کونین (ﷺ) کے در پر
تہِ دل سے جھکا میں سرورِ کونین (ﷺ) کے در پر

مَیں جو چاہوں جو مانگوں، سب وہ پالیتا ہوں طیبہ سے
نہ جاؤں کیوں بھلا میں سرورِ کونین (ﷺ) کے در پر

سُدھارا اور سنوارا ہے فضائے شہرِ آقا (ﷺ) نے
گیا نکھرا ہُوا میں سرورِ کونین (ﷺ) کے در پر

تمنّا ہے کہ نعتِ سرورِ کونین (ﷺ) سے پہلے
پڑھوں حمدِ خدا میں سرورِ کونین (ﷺ) کے در پر

بُلاتے ہیں نبی (ﷺ) ہر سال طیبہ میں، تو پالوں گا
خدا کا بھی پتا میں سرورِ کونین (ﷺ) کے در پر

یہ خواہش ہے، دعا ہے، التجا ہے ربِّ عالم سے
کروں حاصل قضا میں سرورِ کونین (ﷺ) کے در پر

مجید و اسلم و اظہر سے اور ارشد سے، بھتیجی سے
اِن اپنوں سے ملا میں سرورِ کونین (ﷺ) کے در پر

مدیحِ مصطفیٰ (ﷺ) لاہور میں محمود کرتا ہوں
تو پاتا ہوں صلہ میں سرورِ کونین (ﷺ) کے در پر

❁❁❁❁❁



# صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نامِ آقا (ﷺ) سُن کے ہے گردن کے خم سے فیض یاب
یُوں بھی ہے محمودؔ مالک کے کرم سے فیض یاب

جو ہُوا لُطفِ رسولِ محترم (ﷺ) سے فیض یاب
ہے وہ ہر اعزاز سے، جاہ و حشم سے فیض یاب

خامۂ مدحت ہُوا سُورہ "قَـلَـم" سے فیض یاب
اس طرح پایا گیا وہ کیف و کم سے فیض یاب

جب سے آنکھوں میں سمایا گنبدِ اخضر کا حُسن
چشمِ احقر ہو گئی اُس دن سے نم سے فیض یاب

رب نے فرمایا "لَعَمْرُكَ" وفورِ الفت کے سبب
جانِ احمد (ﷺ) ہو گئی رب کی قسم سے فیض یاب

آخری سانسیں مری آئیں نبی (ﷺ) کے شہر میں
ہُوں وہاں لطف و عنایاتِ عدم سے فیض یاب

نعمتیں آقا و مولا (ﷺ) کی جہاں میں کم نہیں
ہوتے ہی رہتے ہیں اُن سے لوگ ہم سے فیض یاب

التفاتِ آقا و مولا (ﷺ) کا ہے یوں محمودؔ پر
ہوتا ہی رہتا ہے یہ دیدِ حرم سے فیض یاب

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کر دیا تلقین سرور (ﷺ) نے وہ پیدا انقلاب
اور دنیا میں نہیں اُس جیسا اچھا انقلاب

اور تو دنیا کے سب دیتے ہیں دھوکا انقلاب
ساری دنیا سے ہے پیغمبر (ﷺ) کا اعلیٰ انقلاب

اس کو دی پاکیزگی، شائستگی و راستی
ذہنِ انساں میں، کیا آقا (ﷺ) نے برپا انقلاب

جس نے دنیا کو جھکایا ہے درِ معبود پر
لائے آقا (ﷺ) ایسا پابندِ مُصلّیٰ انقلاب

ہے نظامِ مصطفیٰ (ﷺ) امن و سکینت کا نظام
لا نہیں سکتا کوئی تا حشر ایسا انقلاب

زندگی کے سارے شعبوں کے لیے آقا (ﷺ) کا ہے
سیدھا سادا سا نظام اور ناپا تولا انقلاب

استفادہ اس سے ہو تو دنیا جائے امن ہو
لائے ہیں سرکار (ﷺ) ایسا عالم آرا انقلاب

ہم سمجھ پائیں اگر محمودؔ اقوالِ نبی (ﷺ)
ایک اک فرمان میں ہے کار فرما انقلاب

❁❁❁❁❁



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہلے اپنے کارناموں پر تھا اتراتا طلسم
معجزے سرکار (ﷺ) کے دیکھے تو شرمایا طلسم

کاہنوں، جادوگروں کا کر دیا زائل اثر
سرورِ کونین (ﷺ) نے نابود کر ڈالا طلسم

نور و ظلمت تو اکٹھے ہو نہیں سکتے کبھی
مصطفیٰ (ﷺ) کا نور ہے پیدا تو ناپیدا طلسم

لاجرم اُس نے ہزیمت پائی ہے، کھائی شکست
جب بھی دینِ سرورِ سرکار (ﷺ) سے اُلجھا طلسم

ساتھ ''جَآءَ الْحَقُّ'' کے ہے باطل کے جانے کی نوید
ٹوٹنا ہی تھا کہ تھا طاغوت کا جھوٹا طلسم

بدر و احزاب و حُنین و فتحِ مکّہ دیکھ لو
دین یوں جیتا کہ سارا کُفر کا ہارا طلسم

آقا و مولا (ﷺ) نے سمجھایا ہے ہر انسان کو
دین سودا نفع کا ہے اور ہے گھاٹا طلسم

اتنا تو محمودؔ ہے ذکرِ نبی (ﷺ) کا بھی اثر
جب پڑھی نعتِ نبی (ﷺ) ہم نے تو تھا عنقا طلسم

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیکھ لے جو گنبدِ اخضر کے منظر کی سحر
یہ سمجھ لو پا گیا حُسنِ مقدر کی سحر

معصیت کی تھی مرے اعصاب پر حدّت سوار
مجھ کو خالق نے مدینے کی میسّر کی سحر

پوچھتے کیا ہو کہ طیبہ میں تھا میں کس حال میں
شب گزاری کیسے اُس جا اور کیونکر کی سحر

روح و جاں میں نور کی آمد کی لاتی ہے خبر
فجر کے اوقات میں کعبہ کے منظر کی سحر

حدّتِ محشر سے خُنکی کو نبی (ﷺ) لے جائیں گے
دوپہر میزان کی ہے، حوضِ کوثر کی سحر

روز و شب اپنے اُنہتّر سال کے بھولا ہوں میں
بھُول سکتی ہی نہیں شہرِ پیمبر (ﷺ) کی سحر

کاش ہوں طیبہ میں میں بارہ ربیعُ النّور کو
آمدِ محبوبِ رب (ﷺ) نے جب معطر کی سحر

ہم نے دیکھی جا کے حرمینِ مقدّس میں رشیدؔ
کعبہ کی اور شہرِ سرور (ﷺ) کی برابر کی سحر

❀❀❀❀❀



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو فقیرِ حق ہیں، وہ ہیں حق کے مظہر کے فقیر
شاہ اُن کو کر دیا سرکار (ﷺ) نے کر کے فقیر

مرتبہ یکساں ہے دریُوزہ گری کا اُس جگہ
ہیں گدا و شاہ اُس در پر برابر کے فقیر

کج کُلاہی اس کی ہے جو آپ (ﷺ) کے در پر جھکا
اوج و عظمت آشنا ہیں آپ کے در کے فقیر

وہ جہاں بھر میں سخاوت بانٹتے پائے گئے
جو بھی بخت آدمی ہیں آپ (ﷺ) کے گھر کے فقیر

سب جہانوں کے لیے رحمت جو خود سرکار (ﷺ) ہیں
کیوں نہ ہوں سارے جہاں محبوبِ داورؐ کے فقیر

در سخاوت کا نہیں سرکار (ﷺ) کے در سے بڑا
مانگتے چُلّو ہی کیوں، ہم ہیں سمندر کے فقیر

ہم سمجھتے ہیں کہ تقلیدِ بُصیریؒ میں ہوئے
شاعرانِ نعت گو سرور (ﷺ) کی چادر کے فقیر

ہم بفضلِ خالق و محبوبِ خالق (ﷺ) ہیں رشیدؔ
آبِ طیبہ پینے والے آبِ کوثر کے فقیر

❀❀❀❀❀

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لائے گا برگ و بار نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نظام خوب
دنیائے کم سواد کے بُحراں کے باوجود

کیوں رب کا ہاتھ دستِ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو نہ میں کہوں
واضح ترین فقرۂ قرآں کے باوجود

فرمانِ ربؐ سنا کہ نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم پہ ہیں گواہ
دل میں "نہیں" ہے ہونٹوں پہ "ہاں ہاں" کے باوجود

کم کس لیے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ثنا کر رہے ہیں لوگ
با وصفِ عقل و فہم، تو وجداں کے باوجود

حیرت ہے، کوئی فقرۂ تنقیص بھی کسے
آقائے کائنات (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پہ ایماں کے باوجود

یہ جلبِ جاہ و منفعت و آز کس لیے
ہے پیرویٔ حضرتِ حسانؓ کے باوجود

دیکھو کہ پھر میں آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے در پہ ہوں
ہر بے سر و سامانیٔ ساماں کے باوجود

محمودؔ جب قلم پہ رہی نعتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
جنّت عطا ہوئی مجھے، عصیاں کے باوجود

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قُربِ فوق‌نشیں کو بس اہلِ بصیرت سمجھیں
فضلِ رحمان سے وہ سرِ حقیقت سمجھیں

جو مرے سرور و سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے منہ سے نکلی
صرف اسی بات کو سب لوگ صداقت سمجھیں

عظمتیں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گھر والوں کی برحق مانیں
اُن کے اصحابؓ کی سرشاریٔ صحبت سمجھیں

ہم خصائل جو کہیں مومنوں والے پالیں
قائل اپنے کو پئے رحمت و رافت سمجھیں

یادِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے دو روز جو دوری پائیں
ایسی بدبختی کو ہم وجہِ ہلاکت سمجھیں

خواہشِ دیدِ مدینہ میں بھی سرشاری ہے
حاضریٔ شہرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی سعادت سمجھیں

گوشۂ مسجدِ سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پائیں
اور اسے باعثِ صد امن و سکینت سمجھیں

شہرِ سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں رسا ہو جانا
کیوں نہ محمودؔ اسے فیضِ رسالت سمجھیں

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم سہیں گے کب تلک سرکار (ﷺ)! ذلت کا عذاب
دُور پاکستان سے فرمائیں وحشت کا عذاب

سرِ اُمت کے، خدارا! ٹالیے آقا حضور (ﷺ)!
درد و اندوہ و غم و آلام و کُلفت کا عذاب

ٹل سکے گا پیروئ صاحبِ لولاک (ﷺ) سے
کُفر و ظُلمت کا، نحوست کا، ضلالت کا عذاب

تم خطاؤں سے کرو توبہ درِ سرکار (ﷺ) پہ
دُور ہو سکتا ہے اس صورت میں شامت کا عذاب

علم پھیلا کر جہاں میں سرورِ کونین (ﷺ) نے
ختم فرمایا زمانے سے جہالت کا عذاب

اُن سے ہے نسبت ہماری نعت و منقبت کی
ہم پہ نازل ہو نہ یا رب! قطعِ نسبت کا عذاب

آج قارونوں کی صورت ہے مسلّط دہر پہ
صاحبانِ مال و ثروت کی رعونت کا عذاب

آخرش محمودؔ طیبہ میں پہنچ کر خوش ہوئے
جو لیے پھرتے تھے آزردہ طبیعت کا عذاب

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سکھائی ہیں پیمبر (ﷺ) نے تمدّن کی نئی قدریں
نظامِ مصطفیٰ صلِّ علیٰ کی ہیں بھلی قدریں

وہی ہیں منطقی اور دائمی اور معنوی قدریں
جو دیں سرکارِ والا "نے" وہ کب ہیں عارضی قدریں

ہمارے سامنے لائی جو موجودہ صدی قدریں
وہ نا معقول تہذیبِ فرنگی ہی نے دی قدریں

وہی منشور ہے انسانیت کا، جو نبی (ﷺ) لائے
وہی معقول ہیں ساری، جو لائے سیّدی (ﷺ) قدریں

ہے دستورِ رسولِ محترم صلِّ علیٰ، جس میں
بنی آدم کی خاطر لائی ہیں ہر بہتری قدریں

انھی سے عقبیٰ اچھی ہو گی اور دنیا بھی سنورے گی
ہمارے واسطے لائے جو خالق کے نبی (ﷺ) قدریں

نہ کیوں وہ کج کُلاہانِ جہاں کو زیرِ پا پائے
اگر اپنائے دینِ مصطفیٰ (ﷺ) کی آدمی قدریں

اساسِ زندگی محمودؔ سمجھیں ان کو سب مومن
احادیثِ پیمبر (ﷺ) کی ہیں ساری سرمدی قدریں

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے تک جو میں آیا تو پھر اس میں تعجب کیا
نبی (ﷺ) نے مجھ کو اپنایا تو پھر اس میں تعجب کیا

ہوئی تخلیق آدمؑ سے بھی پہلے نورِ سرور (ﷺ) کی
نہیں تھا آپ کا سایہ تو پھر اس میں تعجب کیا

نفس گم کردہ آتے ہیں جنیدؒ و بایزیدؒ اس جا
یہاں پر میں جو ہکلایا تو پھر اس میں تعجب کیا

مہینوں دور رہ کر مصطفیٰ (ﷺ) کے شہرِ دلکش سے
جو غنچہ دل کا مرجھایا تو پھر اس میں تعجب کیا

مری آنکھیں جو پائیں شبنمی ہجرِ مدینہ میں
سحابِ مرحمت چھایا تو پھر اس میں تعجب کیا

قمر انگشتِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) سے منور ہے
جہاں کو اس نے چمکایا تو پھر اس میں تعجب کیا

کوئی ہو جو محبِّ سرورِ کونین (ﷺ) ہو اس کو
سمجھتا ہوں میں ''ماں جایا'' تو پھر اس میں تعجب کیا

سنیں محمودؔ کی نعتیں تو رضواں بر سرِ میزاں
سندِ بخشش کی لے آیا تو پھر اس میں تعجب کیا



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہو دنیا زدہ، آقا (ﷺ) کا شیدا ہو تو کیونکر ہو
دلِ ظلمت زدہ اس کا مصفا ہو تو کیونکر ہو

خدا نے چاہنے کے واسطے جس کو بنایا ہے
رسولِ محتشم (ﷺ) سا روئے زیبا ہو تو کیونکر ہو

جسے آتا ہو روزانہ درودِ مصطفیٰ (ﷺ) پڑھنا
حسابِ حشر کا کچھ اس کو خطرہ ہو تو کیونکر ہو

مگن رہنا تو ذکرِ سرور و سرکارِ عالم (ﷺ) میں
ذرا بھی تجھ کو اس سودے میں گھاٹا ہو تو کیونکر ہو

مری اس فکر میں کمزور نظریں ہوتی جاتی ہیں
مری نظروں کے آگے روز قبہ ہو تو کیونکر ہو

نہ جن کے دل میں الفت ہو حبیبِ خالقِ کل (ﷺ) کی
ہمارا ایسے بدبختوں سے ناتا ہو تو کیونکر ہو

نہ ہو جو اس کا مقصد آقا و مولا (ﷺ) کی خوشنودی
ترا یہ کارِ مدحت بھی پذیرا ہو تو کیونکر ہو

اسی اک سوچ میں محمودؔ احقر نعت گستر ہے
منور قلبِ احقر کی جو کٹیا ہو تو کیونکر ہو

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درودِ پاک میں مجھ کو دوام کافی ہے
برائے مغفرت یہ ایک کام کافی ہے

سکون و امن و طمانیت و کرم کے لیے
نبی (ﷺ) کے شہرِ حسیں میں قیام کافی ہے

وہ جو ہمارے لیے رب سے مصطفی (ﷺ) لائے
برائے حُسنِ تمدُّن نظام کافی ہے

سوال جتنے بھی کرتے رہیں لحد میں نکیر
جواباً ایک درود و سلام کافی ہے

برائے بخششِ عصیاں، پئے حصولِ بہشت
مجھے رسولِ مکرّم (ﷺ) کا نام کافی ہے

اگر ہو عامرِ چیمہ شہیدؒ جیسا کوئی
پئے تحفُّظِ حرمت غلام کافی ہے

مَروں مدینے میں، تا حشر پھر وہیں پہ رہوں
یہ زندگی کا مری اختتام کافی ہے

اگر ہو مستیِ توحید کی تمھیں خواہش
رشیدؔ الفتِ سرور (ﷺ) کا جام کافی ہے

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سر پہ سحابِ رحمتِ سرکار (ﷺ) چھا گیا
آنکھوں سے آنسوؤں کے ٹپکنے سے پیشتر

خوشبوئے درودِ پاکِ پیمبر (ﷺ) کی عام تھی
کلیوں کے گلشنوں میں چٹکنے سے پیشتر

حُبِ رسولِ پاک (ﷺ) کی مستی سی دے گیا
جامِ مئے خلوص چھلکنے سے پیشتر

کیا پوچھتے ہو دل کی مرے، دوستو! سنو
لیتا ہے ان کا دم دھڑکنے سے پیشتر

کروائی دید نزع میں، آقائے کائنات (ﷺ)
تشریف لائے، میرے سسکنے سے پیشتر

یادِ نبی (ﷺ) کا حسنِ تعطُّر بھی کم نہ تھا
پھولوں کے باغِ دہر میں تکنے سے پیشتر

ہر گُل غلامِ سرورِ عالی مقام (ﷺ) کو
مہکا رہا ہے اپنے مہکنے سے پیشتر

یہ دشمنِ حضور (ﷺ) کا محمودؔ تھا علاج
تھپڑ پڑا ذلیل کے بکنے سے پیشتر

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے طیبہ کا زائر سرخوشی میں حق بجانب ہے
مقامی جو ہے وہ دریا دلی میں حق بجانب ہے

دلآویزی میں ہے آب و ہوائے طیبہ بے ہمتا
ہر اک ذرہ وہاں کا دلکشی میں حق بجانب ہے

نبی (ﷺ) کے شہر میں تردامنی کے ساتھ جو پہنچا
وہاں وہ اپنی آنکھوں کی نمی میں حق بجانب ہے

خطیب خوش بیاں ہو خوش کلام انسان جتنا ہو
بدربارِ پیمبر (ﷺ) خامشی میں حق بجانب ہے

ملی عظمت حبیبِ کبریا (ﷺ) کی مدح میں جس کو
وہی خوش بخت شاعر شاعری میں حق بجانب ہے

جو بندہ ربِ عالم کا ہے مدحت گسترِ سرور (ﷺ)
تعلی میں نہیں وہ عاجزی میں حق بجانب ہے

دیارِ سرورِ عالم (ﷺ) میں پاکستان کی بیٹی
کہو بے ہودگی بے پردگی میں حق بجانب ہے؟

سکھایا ہی اسے یہ ہے خداوندِ دو عالم نے
تو یہ محمود بھی مدحِ نبی (ﷺ) میں حق بجانب ہے

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اٹھ کر درِ سرور (ﷺ) سے قلندر نہیں جاتے
دریوزہ گر ان کے کبھی گھر گھر نہیں جاتے

حق سرورِ ہر کون و مکاں (ﷺ) سے ہے تعلق
باطل کی طرف ان کے ثنا گر نہیں جاتے

کھل کھیلے گا کیسے کوئی توہینِ نبی (ﷺ) میں
جب تک کبھی خدامِ نبی (ﷺ) مر نہیں جاتے

دل جن کے پیمبر (ﷺ) کی وِلا سے ہوئے مملو
وہ حدِ شریعت سے تو باہر نہیں جاتے

آنکھوں میں بھی رہتا ہے بسا گنبدِ اخضر
دل سے بھی کہیں سید و سرور (ﷺ) نہیں جاتے

خوش بختی سے ہو جاتے ہیں جب حاضرِ مجلس
ہم محفلِ سرکار (ﷺ) سے اٹھ کر نہیں جاتے

اپنا سا بشر کہتے ہوئے سن کے نبی (ﷺ) کو
ابھر آئیں جو پیشانی پہ تیور نہیں جاتے

محمود انھیں زندگی ملتی ہے دوامی
دروازے سے آقا (ﷺ) کے جو مر کر نہیں جاتے

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا (ﷺ) کا تو دل سے رہیں مان وسیلہ
خود تجھ کو بتاتا ہے یہ رحمان وسیلہ

رب تک جو رسائی کا ہے عنوان وسیلہ
ہیں مانتے سرور (ﷺ) کو مسلمان وسیلہ

کوئی نہیں سرکارِ دو عالم (ﷺ) کے علاوہ
خالق کی ہے جو شان کے شایان وسیلہ

سرکار (ﷺ) کے بعد اور نبی آ نہیں سکتا
اس باب میں نبیوں کا ہے پیمان وسیلہ

چاہو کہ ملے رب و پیمبر (ﷺ) میں تعلق
تو جان لو اس باب میں قرآن وسیلہ

محبوبِ خدا سرور و سرکارِ عوالم (ﷺ)
پہچان کا رب کی ہیں مری جان! وسیلہ

میزان پہ اعمال کے تلنے کا تھا موقع
بخشش کو ہوا نعت کا دیوان وسیلہ

منوائی ہے سرور (ﷺ) سے جو داتا سے کہی ہے
پایا ہے یہ محمودؔ نے آسان وسیلہ

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب بھی شہرِ حضور (ﷺ) کو جائیں
دامنِ معصیت تو دھو جائیں

مالکِ کائنات اُن کا ہو
بندے جو مصطفیٰ (ﷺ) کے ہو جائیں

کِشتِ مدحِ رسولِ اعظم (ﷺ) میں
نخلِ اُنس و خلوص بو جائیں

ان کو رضوان آپ ڈھونڈے گا
شہرِ سرکار (ﷺ) میں جو کھو جائیں

جائیں طیبہ کو اور اشکوں کو
سلکِ ایثار میں پرو جائیں

جب میں پہنچوں نبی (ﷺ) کی چوکھٹ پہ
کاش میرے حواس کھو جائیں

پڑھتے پڑھتے درود آقا (ﷺ) پہ
چین کی نیند آپ سو جائیں

تاکہ سرکار (ﷺ) دیکھ لیں چہرہ
عارضِ اشکوں سے یوں بھگو جائیں

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ایسی حبیبِ رب (ﷺ) کی رہی بے مثال ذات
جو ہے ورائے ماضی و فردا و حال ذات

اللہ نے بنائی حبیب کریم (ﷺ) کی
سر تا بہ پا کمال صفات جمال ذات

اک انقلاب لائی جہانِ خراب میں
وہ خوش مقال ذات، حمیدہ خصال ذات

خود اختیاری فقر تھا منظورِ مصطفیٰ (ﷺ)
اُن کی تھی بے توجُّہِ مال و منال ذات

جب رب نے چاہا آپ کو کرنا قریب تر
جبریلؑ جیسی لائی پیامِ وصال ذات

دنیا کا نقشہ خُلق سے اپنے بدل دیا
محبوبِ کبریا (ﷺ) کی ہے وہ باکمال ذات

جس کی زباں پہ نامِ نبی (ﷺ) روز و شب رہا
اس شخص کی تو جانیے فرخندہ فال ذات

محمودؔ جس سے ذاتِ خدا کو بھی پیار ہے
سرکار (ﷺ) کی ہے ایسی اک صاحب جمال ذات



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت کہتا ہوں، ابتدا یہ ہے
اُنس و الفت کا قاعدہ یہ ہے

در پہ محبوبِ رب (ﷺ) کے آ جاؤ
رب رسائی کا واسطہ یہ ہے

چاہے اِسْرا کہو کہو معراج
تھی ملن رات، واقعہ یہ ہے

ان کے احکام پر عمل کرنا
اپنے سرکار (ﷺ) سے وفا یہ ہے

کب ہے میرا، نہیں جو سرور (ﷺ) کا
ربِّ عالم کا فیصلہ یہ ہے

شہرِ سرکارِ ہر دو عالم (ﷺ) میں
میں نہ پہنچوں، مری سزا یہ ہے

اپنے سرکار (ﷺ) پر درود پڑھو
دوستو! راہِ ارتقا یہ ہے

موت محمودؔ آئے طیبہ میں
اپنی خالق سے التجا یہ ہے

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینہ طیبہ اصلی جگہ ہے
کوئی اِس جا سے بھی اچھی جگہ ہے؟

رہا یادِ نبی (ﷺ) کا اس میں ڈیرا
مرے دل میں نہیں خالی جگہ ہے

ملائک ہیں جہاں ہر وقت حاضر
درِ سرکار (ﷺ) وہ نوری جگہ ہے

سوا طیبہ کے، مکّہ سے بھی افضل
بتاؤ، کوئی بھی ایسی جگہ ہے

اگر قبّہ ہے شادابی کا باعث
تو چوکھٹ آپ (ﷺ) کی، ٹھنڈی جگہ ہے

جہاں سے آتی ہے آقا (ﷺ) کی خوشبو
ریاضُ الجنہ تو ایسی جگہ ہے

نہیں جن کو محبّت مصطفیٰ (ﷺ) سے
کہیں ایسوں کی بھی کوئی جگہ ہے

دلِ محمودؔ سے آتی ہے آواز
بقیع پاک میں تیری جگہ ہے

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کسی بھی بات کو تم نعت سے اوّل نہ ہونے دو
ثنائے غیر آقا (ﷺ) سے تخیل شل نہ ہونے دو

اے یادِ رسولُ اللہ (ﷺ) سے تم تازہ دم رکھو
کسی بھی اور شے سے قلب میں ہلچل نہ ہونے دو

کرو جو بات، اُس کا ضابطہ ہو قولِ سرور (ﷺ) سے
تم اپنی بات کو یارو، کبھی مہمل نہ ہونے دو

درودِ پاک اگر ہر روز سے اک دن پڑھا تھوڑا
جو خامی آج آئی سامنے، وہ کل نہ ہونے دو

اگر ہے اُمّتِ آقا (ﷺ) میں ہونے کا تمھیں دعویٰ
کسی صورت میں توہینِ شہِ مُرسَل (ﷺ) نہ ہونے دو

ٹنگی رہنے دو تم تصویر ہی دیوار پر اس کی
مدینے کو کبھی نظروں سے تم اوجھل نہ ہونے دو

درودِ پاک کا وردِ مسلسل کرتے رہنے سے
عبادت کو طبیعت کے لیے بوجھل نہ ہونے دو

اگر محمودؔ چاہو تم کہ دل زندہ رہے دائم
اسے بیگانہ یادِ نبی (ﷺ) اک پل نہ ہونے دو

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسی یقین پہ قائم ہے زندگی کا مدار
خدا کا ذکر ہے تذکارِ سیدی (ﷺ) کا مدار

یہی خدا و نبی (ﷺ) کی ہے آگہی کا مدار
ہے حمد و نعتِ نبی (ﷺ) اپنی شاعری کا مدار

رسولِ پاک (ﷺ) کا مسکن ہے روشنی کا مدار
منارِ نور اور گنبد ہے دلکشی کا مدار

انھی کے اسوۂ احسن کی پیروی دیں ہے
نبی (ﷺ) کی سیرتِ اطہر ہے بہتری کا مدار

نہیں ہے اور تو معیارِ عاشقی کوئی
اویسِ پاکؓ کی الفت ہے عاشقی کا مدار

خدا کا خوف ہو دل میں، زباں پہ نعتِ نبی (ﷺ)
حیات کا ہے یہ محور، تو بندگی کا مدار

یہ میری تیری جو محبوب ایک ہستی ہے
اس ایک بات پہ قائم ہے دوستی کا مدار

تمھیں حضور (ﷺ) سے الفت نہیں، رشید کو ہے
یہی تو بُعد ہے لاریب دشمنی کا مدار

❀❀❀❀❀



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو بندہ بنے، اُن (ﷺ) کو آقا بنائے
وہ دینِ پیمبر (ﷺ) کو اپنا بنائے

کوئی ربِّ کعبہ کی چاہے عطائیں
تو طیبہ کا اپنے کو شیدا بنائے

وہی راہِ سرکار (ﷺ) کا راہرو ہے
جو بیگانے بندے کو اپنا بنائے

شغف جس کو فی الحال ان کا نہیں ہے
خدا اُس کو نعتوں کا رسیا بنائے

خدا تک پہنچنے کی خواہش میں بندہ
حبیبِ خدا (ﷺ) کو وسیلہ بنائے

مدد کی اگر ہو گزارش نبی (ﷺ) سے
بھنور کو بھی خالق کنارہ بنائے

مدینے میں باتیں کروں کیا، سنوں کیا
مجھے رب وہاں گونگا بہرا بنائے

نبی (ﷺ) لازماً ہوں گے تشریف فرما
کوئی اپنے دل کو تو طیبہ بنائے

❀❀❀❀❀

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو کوئی اور نہ کہتا ہو، قلندر کہہ دے
کھل کے سرکار (ﷺ) کو رحمان کا مظہر کہہ دے

جس کو تشبیہ کوئی اور نہ اچھی سُوجھے
ذرّۂ شہرِ نبی (ﷺ) کو مہ و اختر کہہ دے

حال جو آپ (ﷺ) کی اُمّت کا ہے، ہمدم! اس کو
شہرِ سرکارِ بہیں جاہ (ﷺ) میں جا کر کہہ دے

دیکھ کس طرح کریں گے وہ مُداوا اس کا
حال ہر ظلم کا تو پیشِ پیمبر (ﷺ) کہہ دے

جو مدینے نہ گیا، اس کا مُقدّر کھوٹا
خود کو قسمت کا، بھلے کوئی سکندر کہہ دے

جاننے والا مری نعت نگاری کا جو ہے
مجھ کو چاہے تو ہُنرور یا سُخنور کہہ دے

آبِ طیبہ میں جو زمزم کا مزا ہے، اس کو
کوئی مجذوب اگر چاہے تو کوثر کہہ دے

ہم کو سرکار (ﷺ) نے محمودؔ یہ سمجھایا ہے
بے بسی کو نہ کوئی اپنا مقدّر کہہ دے

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چلتی ہے سمتِ طیبہ ہماری حقیقی سوچ
یہ لاشعوری بھی ہے، جو ہے یہ شعوری سوچ

پائی ہے میں نے نعت کی خاطر انوکھی سوچ
خوش ہوں کہ میری سوچ ہے نوری حضوری سوچ

سرکار (ﷺ) تو ورائے زمان و مکاں گئے
جائے تو آگے جائے کہاں تک ہماری سوچ

ہے ذہن اور دل کا تطابق مدیح میں
رکھتی ہے ساتھ ساتھ ہی دل کی گواہی سوچ

اس پہ ہے گویا سُنّتِ سرکار (ﷺ) کا اثر
رکھتا ہے بادشاہی میں بھی جو فقیری سوچ

مہجوریٔ مدینۂ سرکار (ﷺ) کے طفیل
عارض پہ لے کے آئی ہے آنکھوں کے موتی سوچ

سرور (ﷺ) نے تو کرم ہی کیے دشمنوں پہ بھی
رکھتے نہیں تھے میرے نبی (ﷺ) انتقامی سوچ

محمودؔ ذکرِ آقا (ﷺ) ہے خوشنودیٔ خدا
یہ ہے عمومی سوچ، یہی ہے خصوصی سوچ

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدمتِ خلق جس کو راس نہیں
وہ نبی (ﷺ) کا ادا شناس نہیں

ہر طرف جلوہ ہائے آقا (ﷺ) ہیں
اور کچھ اپنے آس پاس نہیں

جو ضرورت ہو اُن (ﷺ) سے کہتا ہوں
اور کسی سے کچھ التماس نہیں

خُلد میں جا نہ پائے گا' جو شخص
اہلِ بیتِ نبی (ﷺ) کا داس نہیں

دین کی باتیں مصطفیٰ (ﷺ) کے بغیر!
تیری باتوں کی کچھ اساس نہیں

شعر غیرِ نبی (ﷺ) کی مدحت میں
ایسے ہیں پھول' جن میں باس نہیں

خدمتِ نعت میں جو ہوں مصروف
نارِ دوزخ کا کچھ ہراس نہیں

حشر میں ہے پکڑ دھکڑ لیکن
ان (ﷺ) کا محمودؔ بدحواس نہیں

❁❁❁❁❁



## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی (ﷺ) کی مدح کی دولت' خدا کی قدرت ہے
غلام زادوں کی عظمت خدا کی قدرت ہے

نبی (ﷺ) سے اُنس کی صورت' خدا کی قدرت ہے
حضورِ رب میں یہ وُقعت خدا کی قدرت ہے

خدا کے ذکر میں لذّت نبی (ﷺ) کی فطرت تھی
نبی (ﷺ) کے ذکر کی رفعت خدا کی قدرت ہے

رسولِ پاک و مکرّم (ﷺ) کے ذکر میں رونا
بیادِ آقا (ﷺ) یہ رقّت خدا کی قدرت ہے

حضورِ پاک (ﷺ) کے ذکرِ مُبیں سے مملُو ہو
کلامِ رب کی ہر آیت' خدا کی قدرت ہے

مدینے جانا تو وہ ہنستے کھیلتے جانا
یہ روتے پیٹتے رجعت' خدا کی قدرت ہے

مجھ ایسے علم سے کورے' عمل سے خالی کو
ملی ہے نعت کی خدمت' خدا کی قدرت ہے

رشیدؔ عاصی کو دربارِ سرورِ کُل (ﷺ) سے
غلامی کی ملے نسبت' خدا کی قدرت ہے

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جب "صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ" لب پہ سدا ہے
جو فرضِ محبت ہے، وہ بندے سے ادا ہے

لب پر جو ترے نعتِ پیمبر (ﷺ) کی صدا ہے
یہ ذوق ترا، شعر نگاروں سے جُدا ہے

سرکار (ﷺ) مدد! لُطف مرے آقا و مولا (ﷺ)!
کاندھوں پہ گناہوں کا بڑا بوجھ لدا ہے

یہ حرف "فتَرْضٰی" سے کھلا اہلِ ولا پر
جو مرضیِ آقا (ﷺ) ہے، وہی حکمِ خدا ہے

ہے حُبِّ نبی (ﷺ) کی یہ نئی ایک کہانی
جاں عامرؔ خوش بخت کی سرور (ﷺ) پہ فدا ہے

ہم سازشِ کُفار کا یوں اصل ہدف ہیں
ہر ملک مسلمانوں کا، اب رنج کدہ ہے

...ہ (ﷺ)! ہمیں حصرِ کثافت سے نکالیں
و ہاں تو اعمال ہی کا پیدا شدہ ہے

اک گونج ہے نغماتِ محبت کی یہاں پر
صد شکر کہ محمودؔ کا گھر نعت کدہ ہے

❁❁❁❁❁
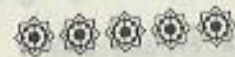


## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

میں نے تو کی ہی نہیں ہیں ارتقا کی کوششیں
حشر میں کام آئیں گی مدح و ثنا کی کوششیں

رہنمائی تھی درودِ مصطفیٰ (ﷺ) کی دستیاب
کامیابی کو چلیں دستِ دعا کی کوششیں

جب ضرورت میں لیا نام حبیبِ کبریا (ﷺ)
کرتی جل تھل ایک، دیکھی ہیں گھٹا کی کوششیں

اور کہیں جانے کی تو خواہش مرے دل میں نہ تھی
طیبہ جانے کے لیے میں نے بجا کی کوششیں

جب یہ رستہ آقا و مولا (ﷺ) نے دکھلایا ہمیں
بارور کیسے نہ ہوں صدق و صفا کی کوششیں

عزت و توقیر پالیں گے مسلماں دہر میں
سرورِ عالم (ﷺ) سے ہوں گی جب وفا کی کوششیں

کوئی سمجھے تو بہت ہیں شرمناک، افسوس ناک
آج کل کی نعت خوانی میں ریا کی کوششیں

ہو گی طیبہ میں معانق ایک دن محمودؔ سے
یوں قضا بر لائے گی اس کی بقا کی کوششیں

❁❁❁❁❁

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

انا کی خواہشوں کو آج جو کچل لیں گے
صلہ وہ اُنسِ حبیبِ خدا (ﷺ) کا کل لیں گے

صراطِ راست کے معنیٰ کو جو سمجھتے ہیں
نبی (ﷺ) کے راستے سے راہِ لم یزل لیں گے

یہ کشتِ نعت ہے، اس پہ توجّہ کم کیوں ہو
جو آبیاری شجر کی کریں گے، پھل لیں گے

ہمیں عطائے نبی (ﷺ) پر بڑا بھروسا ہے
اُنھی کے شہر میں چل کر رہِ اجل لیں گے

کریں گے مدحِ نبی (ﷺ) پر جو اعتراض کوئی
جواب اس کا وہ احقر سے برمحل لیں گے

نبی (ﷺ) کے چاہنے والوں سے کیا حساب کتاب
کہ وہ تو خامشی سے خُلد کو نکل لیں گے

ہم اب کے داخلِ شہرِ حضور (ﷺ) جب ہوں گے
بھبھوت ایک طرح کا بدن پہ مل لیں گے

جنھیں بھٹکنا ہے صحرائے شعر میں محمودؔ
وہ راہِ نعت تجیں گے، رہِ غزل لیں گے

❁❁❁❁❁



صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حشر میں "صلِّ علیٰ احمد (ﷺ)" کا عامل دیکھ کر
مجھ پہ فرمایا کرم غفّار نے دل دیکھ کر

قصرِ الطاف و کرم، قصرِ سخاوت سے نبی (ﷺ)
مائل لطف و عطا ہوتے ہیں سائل دیکھ کر

پیشوائی کو بڑھا رضواں، کسی انسان کو
مصطفیٰ (ﷺ) کی عظمتِ رتبہ کا قائل دیکھ کر

مجھ کو رب طیبہ میں لایا اپنے لُطفِ خاص سے
کیسہ خالی دیکھ کر، عسرت کو حائل دیکھ کر

خدمتِ نعتِ نبی (ﷺ) کی رب نے عزّت بخش دی
احقرِ خلقُ الصّمد کو اس پہ مائل دیکھ کر

خالقِ محبوب (ﷺ)، خلّاقِ جہاں، ربِّ کریم
خوش ہوا سرکار (ﷺ) کی سیرت کی محفل دیکھ کر

اپنی مدحت پر لگا لیتے نہیں ہر شخص کو
پُشت پر رکھتے ہیں آقا (ﷺ) ہاتھ، قابل دیکھ کر

مجھ کو جب معلوم ہیں محمودؔ عاداتِ نبی (ﷺ)
کیوں دُہائی دوں نہ اُن کی، کوئی مشکل دیکھ کر

❁❁❁❁❁

## صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نیاز عاجزی اب ناز پر ہے
یہ رحمت زمزمہ پرواز پر ہے
گیا وہ اور وہ پہنچا مدینے
تخیل میرا یوں پرواز پر ہے
بھروسا دنیا و عقبیٰ میں ہم کو
خدائے پاک کے ہمراز (ﷺ) پر ہے
جہاں قائم بفضل حق تعالیٰ
رسول اللہ (ﷺ) کے اعجاز پر ہے
میں مداح نبی (ﷺ) ہوں، خلد میں ہوں
یہی انجام اس آغاز پر ہے
ترشح رحمت سرکار (ﷺ) کا بھی
ہمارے عجز کے انداز پر ہے
مری آنکھیں سوئے رحمت میں نگراں
نظر دنیا کی حرص و آز پر ہے
میں ہوں محمود مداحِ پیمبر (ﷺ)
مجھے ہر فخر اس اعزاز پر ہے

❁❁❁❁❁

نعت کے موضوع پر دنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

## (شاعر نعت) راجا رشید محمود کے
## ۴۸ مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (اردو)

| | | |
|---|---|---|
| ورفعنا لک ذکرک | حدیث شوق | منشور نعت |
| سیرت منظوم | ۹۲ | شہر کرم |
| مدح سرکار ﷺ | قطعات نعت | حی علی الصلوٰۃ |
| مخمسات نعت | تضامین نعت | فردیات نعت |
| کتاب نعت | حرف نعت | نعت |
| سلام ارادت | اشعار نعت | اوراق نعت |
| رحمت سرور ﷺ | عرفان نعت (صوبائی نعت ایوارڈ) | دیار نعت |
| تسبیح نعت | صباح نعت | احرام نعت |
| شعاع نعت | دیوان نعت | منتشرات نعت |
| منظومات | تجلیات نعت | واردات نعت |
| بیان نعت | مینائے نعت | حمد میں نعت |
| التفات نعت | عنایت نعت | مرقع نعت |
| نیاز نعت | بستان نعت | سرود نعت |
| تابش نعت | صدائے نعت | منہاج نعت |
| متاع نعت | قندیل نعت | ذوق مدحت |
| فانوس نعت | مشعل نعت | کہکشاں نعت |

.......ان مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں.......

حمدیں = ۹ — حمد و نعت = ۲ — قطعات = ۵۸۹
غزل کی ہیئت میں نعتیں = ۲۳۲۸ — ان میں موجود اشعار = ۲۵۸۲۵
فردیات = ۲۳۳۳ — مخمسات = ۲۶ — تضمینیں = ۵۳
نظمیں = ۱۳ — مثلث = ۳ (۲۷ بند) — مسدس = ۵ (۱۸ بند)
مربع = ۱ (۷ بند)

ان ۴۸ مجموعہ ہائے نعت کے صفحات = ۵۳۰۴.......

## شاعرِ نعت کے مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت (پنجابی)

نعتاں دی ڈالی (صدارتی ایوارڈ) حق دی تائید ساڈے آقا سائیں ﷺ

صفحات = ۴۴۸ ............

## مطبوعہ مجموعہ ہائے حمد

............................................

## سجود تحیت

خدائے شہ زمن

صفحات = ۴۴۸ ............

............................................

## تحقیق نعت (مطبوعات)

پاکستان میں نعت — خواتین کی نعت گوئی

غیر مسلموں کی نعت گوئی — نعت کیا ہے؟

اقبالؒ و احمد رضا: مدحت گرانِ پیغمبرؐ — انتخابِ نعت

مولانا ضیاء الدین فیروزیؒ اور ان کی نعت گوئی — مقدمہ ''نعت کائنات''

اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اولؒ جلد دوم — مدحت سرایانِ حضورؐ ﷺ

شاعرانِ نعت — نعت میں ذکر میلادِ سرکار ﷺ

صفحات = ۲۷۰۴

۱۹۹۷ میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیق کرنے پر صدارتی ایوارڈ ملا۔ موضوع کا واحد ایوارڈ

............................................

## تخلیق مناقب

### مناقبِ صحابہؓ

(عنوانات: حمد باری تعالیٰ۔ نعت حبیب کبریا ﷺ۔ آباء سرکارؐ۔ مومن اول۔ اُمہات المومنینؓ۔ پنجتن پاکؑ۔ بنات النبیؐ۔ اصحاب رسولؐ۔ خلفاء راشدینؓ۔ حضرات شیخینؓ۔ عشرہ مبشرہؓ۔ دامادانِ پیغمبرؐ۔ حضرات حسنینؓ۔ صحابہ کرامؓ۔ انصار مدینہ۔ غلامانِ سرکار ﷺ۔ شاعرانِ دربار رسول ﷺ۔ اصحاب صُفہ۔ صحابہ و اہل بیت۔ صحابیات)

منظومات: ۱۳۵ ........ صفحات = ۲۴۲

## تدوین نعت (مطبوعہ کاوشیں)

| | | |
|---|---|---|
| مدینۂ رسول ﷺ | نعت خاتم المرسلین ﷺ | نعت کائنات |
| نعت حافظؔ | قلزم رحمت | مدیحِ سرورِ کونین ﷺ |
| حُسن نعت | اٹھکوں سلام (دو حصے) | طرحی نعتیں (تین حصے) |
| نعت کیا ہے؟ (چار حصے) | نعت ہی نعت (سولہ حصے) | کلامِ ضیاؔ (دو حصے) |
| غیر مسلموں کی نعت (چار حصے) | سلامِ ضیاؔ (دو حصے) | آزاد آبادکا بیری کی نعت |
| حسنؔ بریلوی کی نعت | نوریت سہارنپوری کی نعت | علامہ اقبالؒ کی نعت |
| بہزاد لکھنوی کی نعت | اکبر الٰہ آبادی کی نعت | محمد حسین فقیر کی نعت |
| شیدا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت | کافی کی نعت | لطف بریلوی کی نعت |
| ذہین میرٹھی کی نعت | عبدالقدیر حسرت کی حمد و نعت | حقیر فاروقی کی نعت |
| حمید صدیقی کی نعت | عابد بریلوی کی نعت | نعت قدسی |
| عربی نعت | اولیاؤں کی نعت | نعتیہ مسدس |
| آزاد نعتیہ نظم | نعتیہ رباعیات | نعتیہ مخمسیں |
| نورِ کُل نور | استغاثے | موجِ نور |
| رسول نمبروں کا تعارف (چار حصے) | فیضانِ رضا | حضورؐ کے لیے لفظ ''آپ'' کا استعمال |

= ۱۶۳۰۰ صفحات

## تدوین حمد

حمد باری تعالیٰ — نقوش قرآن نمبر جلد چہارم (اردو حمد) — حمد خالق

= ۲۰۰۳ صفحات

## تدوین مناقب

| | | |
|---|---|---|
| مناقب سید ہجویرؒ | مناقب داتا گنج بخشؒ | مناقب خواجہ غریب نوازؒ |
| مناقب غوث اعظمؒ | مناقب سید ہجویری داتا گنج بخشؒ | مناقب بہاء الدین زکریا ملتانیؒ |

= ۱۰۰۲ صفحات

ماہنامہ ''نعت'' لاہور کی جنوری ۱۹۸۸ء سے دسمبر ۲۰۰۷ء تک باقاعدہ اشاعت کے ۲۰ سال = ۲۹۵۸۰ صفحات

> بیسیوں مقالات عاصت، درجنوں ادبی اور تنقیدی مقالات، متفرق احادیث کی تشریح ''قصیدہ مستور'' اور ''طلوع'' کے کلام کتب سیرت النبی ﷺ میں پائے جانے والے بعض تسامحات کی تحقیق و تنقیح کے ساتھ مضامین و مقالات، تحقیقی ادارہ میں لکھے گئے مقالات تصوف، صحابہ کرامؓ، اولیاء عظامؒ اور صلحائے اُمت کی منظوم مداحی۔
> (ایم اے اردو ... کے ... نعت کونسل کے چیئرمین، مجلس ... جنرل اور انجمن خادمانِ اردو کے ... سلام نعت کمیٹی، تحریک ... اور ایوانِ سیرت کے بانی)

# دیگر موضوعات

## سیرت رسول خیر ﷺ

| | | |
|---|---|---|
| نزولِ وحی | شعبِ ابی طالب | حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ |
| تفسیر یاسین اور رحمت للعالمین ﷺ | حضور ﷺ اور بچے | میرے سرکار ﷺ |
| درود و سلام | میلاد النبی ﷺ | میلادِ مصطفیٰ ﷺ |
| حدیث النبی ﷺ | عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ | =۱۸۸۳ صفحات |

## اسلامیات

| | | |
|---|---|---|
| احادیث اور معاشرہ | ماں باپ کے حقوق | حمد و نعت |
| قادیانی ایک تعارف | قرطاسِ محبت | =۵۰۲ صفحات |

## تراجم (انگریزی اور عربی سے)

| | | |
|---|---|---|
| الخصائص الکبریٰ از امام سیوطی | فتوح الغیب از غوث اعظم | تفسیر اردو منسوب بامام [illegible] |
| | نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب | =۱۹۶۴ صفحات |

## نصابیات

نصابی کتب تدوین سے طباعت تک　　نصابی کتب آرا و افکار =۶۱۷ صفحات

۱۹۸۷ء درسی کتاب برائے جماعت اول کے مصنف اول ۱۹۸۸ء درسی کتاب برائے جماعت دوم کے مصنف اول
موجودہ "میری کتاب" برائے جماعت دوم کے مصنف اول۔ موجودہ "اردو کی ساتویں کتاب" کے ایڈیٹر
۱۹۶۸ سے ۱۹۷۵ تک اردو کی نصابی کتب کے ایڈیٹر

## بچوں کے لیے نظمیں

رنگ زارے　=۲۹۰ صفحات

## تاریخ / پاکستانیات

| | | |
|---|---|---|
| تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ | اقبال، قائداعظم اور پاکستان | قائداعظم: افکار و کردار |
| | | =۸۳۷ صفحات |

## سفرنامے

| | | |
|---|---|---|
| سفرِ سعادت منزلِ محبت | دیارِ نور | سرزمینِ محبت |

نعت کے سائے میں　=۷۰۵ صفحات

**۱۹۹۹ء کا صوبائی سیرت ایوارڈ**

تمام تصانیف و تالیفات کے مجموعی صفحات = ۲۶،۵۲۹

# قطعاتِ تاریخ

منہمک اکیس سالوں سے ہے وہ اس کام میں
نعت کی پہنچا رہا ہے روشنی وہ نزد و دور
منفرد راجا کا ہے اعزاز وجدان ثنا
خاص ہیئت کا ہے اس کا نعت کا فہم و شعور
حمد کا' مدحت کا ہے سرمایہ وافر اس کے پاس
ہو مبارک اس کو یہ اعزاز' نعت کا وفور
شاہکار نعت اس کا جب بھی آیا سامنے
اس کو عشاقِ محمد ﷺ نے سراہا ہے ضرور
اس کے بیالیسویں مجموعہ کی تاریخ چاپ
میں نے طارق یوں کہی ''آوازِ عرفانِ حضور''

۱ ۴ ۳ ۰ ھ

☆☆☆

اس کا مقصودِ حیاتِ مستعار　　قیل و قالِ جاں فزائے مصطفیٰ
خامہ توصیفِ محمد ﷺ میں رواں　　ہیں زباں پر نغمہ ہائے مصطفیٰ
تہنیت اس کو فروزاں اس نے کی
مشعلِ صدق و ثنائے مصطفیٰ

۱ ۴ ۳ ۰ ھ

محبِ ثناخوانانِ نبی جہاں (۱۴۳۰ھ)
محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)